Registered with the Registrar of News Papers For
India at No. R. N. 61/57
Regd. No P/GDP-3 Phone No-35

ہفت روزہ
بدر
قادیان

مسیح موعود نمبر

مَیں اخلاقی و اعتقادی اور ایمانی کمزوریوں کی اصلاح کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہُوں

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سِلسلہ عالیہ احمدیہ مسیحِ موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"مَیں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندُوان و آریان کو یہ اشتہار بھیجتا ہُوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ مَیں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہُوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے مَیں مسیح موعُود کہلاتا ہُوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دُنیا میں پھیلاؤں۔ مَیں اس بات کا مخالف ہُوں کہ دین کے لئے تلوار اُٹھائی جائے۔ اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بُلاؤں۔ مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچّوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصُول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہُوا اور بے بہا ہیرا اُس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچّا خُدا**۔ اور اُس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اُس کو پہچاننا۔ اور سچّا ایمان اُس پر لانا اور سچّی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھُوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دِل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ اُن کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر اُن کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین نمبر ۱ صفحہ ۱ و ۲)

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

مسیح موعودؑ نمبر

(بابت)

یکم جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

(بمطابق)

۱۷ ر امان ۱۳۶۲ ہش

۱۷ ر مارچ ۱۹۸۳ء

جلد: ۳۲ | شمارہ: ۱۱

شرحِ چندہ

سالانہ	۲۶ روپے
ششماہی	۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۷،۵ روپے
فی پرچہ	۶۰ پیسے
اشاعتِ خصوصی	ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

قادیان: ۱۴ ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں بذریعہ ڈاک موصولہ مورخہ ۱۰-۳-۸۳ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

" حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۱ ر امان (مارچ) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ۔

درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ جو عارضۂ قلب کے مریض ہیں، ڈاکٹروں کی ہدایت پر امریکہ میں دل کے اپریشن کیلئے تشریف لے گئے ہیں ۸-۳-۸۳ کو یہ اپریشن ہوگا احباب اپریشن کی کامیابی اور موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کیلئے خاص طور پر دُعا کرتے رہیں۔ خاکسار مرزا وسیم احمد۔ قادیان

اداریہ

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات

اللہ تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ وہ کوئی بھی کام بے محل اور بے موقعہ نہیں کرتا۔ اپنی اس سُنّتِ جاریہ کے تحت نہ تو وہ کسی چیز کو بلا ضرورت ظاہر کرتا ہے اور نہ ہی حقیقی ضرورت پیدا ہونے پر کسی چیز کو اپنے پاس روک کر رکھتا ہے۔ قرآنِ حکیم نے اس لطیف مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر ع ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس بے شک ہر چیز کے خزانے موجود ہیں۔ مگر وہ اسے ضرورتِ حقّہ کے مطابق ہی نازل فرماتا ہے۔ نہ تو اس کے کام حکمت و مصلحت سے خالی ہیں کہ بلا ضرورت کسی چیز کو ظاہر کرے اور نہ ہی اُس کے ہاتھ محدود ہیں کہ ضرورت پیش آنے پر بھی وہ اس چیز کو اپنے پاس روکے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفتِ خاص کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی سعید الفطرت انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کر سکتا کہ جب ذاتِ باری تعالیٰ نے انسان کی چھوٹی سے چھوٹی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے بندوں کی روحانی ضروریات کو نظر انداز کر دے۔

اسی مضمون کو مختصراً یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ کسی بھی مدّعیٔ ماموریت کے منجانب اللہ ہونے کی ایک محکم اور بیّن دلیل خود زمانے کی وہ ناگفتہ بہ اخلاقی و روحانی حالت ہوتی ہے جو بزبانِ حال چیخ چیخ کر کسی آسمانی مُصلح کا تقاضا کر رہی ہوتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن حالات میں مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ فرمایا کیا وہ فی الواقع ایک روحانی مصلح کے متقاضی تھے؟ اگر اس اہم اور بنیادی سوال کا جواب اثبات میں ہو تو یہی ایک واقعاتی شہادت آپؑ کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ آیئے! ہم اس سوال کا جواب ذاتی مشاہدات کی بجائے عصرِ حاضر کے دو مختلف الخیال مشاہیر کے درجِ ذیل تجزیوں میں تلاش کریں۔ سب سے پہلے نامور یورپین مفکر مارسے اندلس کا یہ تجزیہ ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں:-

" آج عرب دُنیا سوئی ہوئی ہے۔ اُسے محمدؐ کی ضرورت ہے۔ جو اسے نیا الہام دے کر حرکت میں لے آئے ...... دمشق، بیروت بغداد، مکّہ، طہران، قاہرہ اور ان کے ساتھ لنڈن اور واشنگٹن بھی ایک پیغمبر کے انتظار میں ہیں۔ جو سماجی مقصد اور اصلاح کا جھنڈا لئے ہوئے عیسٰی کی طرح کاشتکار کو صرف یہ کہہ کر ہوش میں لائے کہ جاگ! جاگ!! اور طاقت کا مظاہرہ کر!"

(بحوالہ رسالہ "نگار" لکھنؤ۔ جنوری فروری ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۱۰ و ۱۷۲)

یہ تو تھا ایک عیسائی مفکر کا تجزیہ۔ اب آیئے! دُنیائے اسلام کے ایک نامور عالم مولوی سید ابوالحسن علی ندوی صاحب معتمد تعلیم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و رکن عربی اکیڈیمی دمشق کا یہ فکر انگیز اقتباس ملاحظہ کریں۔ لکھتے ہیں:-

" عالمِ اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرکِ جلی تھا جو اس کے گوشے گوشے میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیئے بے محابا پُج رہے تھے غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دُہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دَور دَورہ تھا۔ یہ صورتِ حال ایک ایسے دینی مُصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ کرے۔ اور مُسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے۔ جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سُنّت کی دعوت دے اور اپنی پُوری قوت کے ساتھ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ کا نعرہ بلند کرے۔" (قادیانیت ۲۱۹)

کیا یہ فکر انگیز اقتباسات بذاتِ خود اس حقیقت کا ناقابلِ تردید ثبوت نہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے وقت نہ صرف دُنیائے عیسائیت بلکہ عالمِ اسلام بھی کُفر و معصیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہا تھا۔ اور خود زمانے کی ناگفتہ بہ حالت پُکار پُکار کر ایک صالح آسمانی قیادت کا تقاضا کر رہی تھی؟ عالمِ انسانیت کی اس چیخ و پُکار اور آہ و بُکا کے بالمقابل مذہبی دُنیا میں صرف ایک مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ ہی کا وجود تھا جو حالات اور ماحول سے شکست خوردہ مایوس ذہنوں کو یہ مژدۂ جانفزا دے رہا تھا کہ:-

"اے بندگانِ خُدا! آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے اور ایک مدّت تک مینہ نہیں برستا تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کُوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے اسی طرح رُوحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہ سِفلی طاقتوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس رُوحانی پانی کا محتاج تھا۔ مَیں اپنے دعویٰ کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مَیں عین ضرورت کے وقت، خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہُوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا۔ اور نہ صرف تقویٰ اور طہارت کو چھوڑا بلکہ اُن یہود کی طرح جو حضرت عیسٰیؑ کے وقت تھے سچائی کے دُشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ ہے کہ مَیں اس زمانے کے لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا ہوں بلکہ خود زمانے نے مجھے بُلایا ہے"

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

مایوس دلوں کو اُمید کی نئی روشنی عطا کرنے والے یہ پُر شوکت الفاظ خُدا تعالیٰ کے اُس برگزیدہ مامُور کے ہیں جس نے غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم کو سر کرنے کے لئے آج سے ٹھیک ۹۴ سال قبل یعنی ۲۳ ر مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعتِ احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ ہاں وہی مقدس رُوحانی جماعت جو زمانے کی تمام تر چیرہ دستیوں کو تنِ تنہا برداشت کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر نئے سے نئے سنگِ میل نصب کرتی چلی جا رہی ہے۔

خورشید احمد انور

ارشاداتِ عالیہ

جو شخص خدا کی عظمت رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا

اور

اپنی عاجزی ماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں

اُس کی روح مولا کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی

سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی رقم فرمودہ سورۃ فاتحہ کی انتہائی لطیف اور پُر معارف تفسیر

"اوّل یہ لطیفہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اِس سورۂ فاتحہ میں دُعا کرنے کا ایسا طریقہ حسنہ بتلایا ہے جس سے خوب تر طریقہ پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور جس میں وہ تمام اُمور جمع ہیں جو دُعا میں دلی جوش پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ

قبولیتِ دُعا کیلئے ضروری ہے

کہ اس میں ایک جوش ہو۔ کیونکہ جس دُعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے۔ حقیقی دُعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دُعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضروری ہے کہ دُعا کرنے کے وقت جو اُمور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں۔ اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ

دلی جوش پیدا کرنے والی

صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کرکے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا۔ اور تمام فیوض کا مبدأ اُسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دُعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں۔ وجہ یہ کہ انسان کی دُعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتوان اور مددِ الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے اور

خدا کی نسبت نہایت قوی اعتقاد

سے یہ یقین رکھتا ہے کہ وہ بغایت درجہ کامل القدرت اور ربّ العالمین اور رحمٰن اور رحیم اور مالک امر مجازات ہے۔ اور جو کچھ انسانی حاجتیں ہیں سب کا پورا کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ سورۂ فاتحہ کی ابتداء میں جو اللہ تعالیٰ کی نسبت بیان فرمایا گیا ہے کہ

وہی ایک ذات ہے

جو تمام محامدِ کاملہ سے متصف اور تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ اور وہی ایک ذات ہے جو تمام عالموں کی ربّ اور تمام رحمتوں کا چشمہ اور سب کو ان کے عملوں کا بدلہ دینے والا ہے۔ پس ان صفات کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ نے بخوبی ظاہر فرمادیا ہے کہ سب قدرت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر ایک فیض اسی کی طرف سے ہے۔ اور اپنی اس قدر عظمت بیان کی کہ

دُنیا اور آخرت کے کاموں کا قاضی الحاجات

اور ہر ایک چیز کا علت العلل اور ہر ایک فیض کا مبدء اپنی ذات کو ٹھہرایا۔ جس میں یہ بھی اشارہ فرمادیا ہے کہ اس کی ذات کے بغیر اور اس کی رحمت کے بدون کسی زندہ کی زندگی اور آرام اور راحت ممکن نہیں۔ اور پھر بندہ کو تذلّل کی تعلیم دی اور فرمایا

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مبدء تمام فیوض، ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم عاجز ہیں۔ آپ سے کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ جب تک تیری توفیق اور تائید شاملِ حال نہ ہو۔ پس خدا تعالےٰ نے

دُعا میں جوش دلانے کیلئے دو محرّک

بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمتِ شاملہ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرّک ہیں جن کا دُعا کے وقت خیال میں لانا دُعا کرنے والے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دُعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونوں محرکوں کے دُعا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور بجز اُن کے آتشِ شوقِ الٰہی دُعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ

جو شخص

خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کاملہ کو یاد نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کرسکتا اور جو شخص اپنی عاجزی اور ماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی روح اُس مولا کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض

یہ ایسی صداقتیں ہیں

جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منتقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دُعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے۔ سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہی دو چیزوں کا تصور دُعا کیلئے ضروری ہے۔ یعنی اوّل اس بات کا تصور کہ خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور

اس کی یہ صفاتِ کاملہ

ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائیدِ الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کرسکتا۔ اور بلاشبہ یہ دونوں تصوّر ایسے ہیں کہ جب دُعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبّر ان سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے۔ اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

یہی کل ہے

جس سے ایک غافل مُردہ میں جان پڑجاتی ہے انہی دو باتوں کے تصور سے ہر ایک دل دُعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ غرض یہی وہ رُوح وسیلہ ہے جس سے انسان کی رُوح رُو بخدا ہے۔ اور اپنی کمزوری اور امدادِ ربّانی پر نظر پڑتی اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالمِ بیخودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی مکدّر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذاتِ عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور وہی ذات رحمتِ کلی اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدأ دکھائی دیتی ہے آخر اس سے

ایک صورت فنا فی اللہ کی

ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اس ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے اور اس حالت کا نام خدا نے صراطِ مستقیم رکھا ہے۔ جس کی طلب کے لئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ

یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبتِ الٰہی کا جو آیاتِ مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔ اور اپنے غیر سے بکلّی منقطع کر۔ خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے دُعا میں جوش پیدا کرنے کے لئے وہ اسبابِ حقہ انسان کو عطا فرمائے کہ جو اس قدر دلی جوش پیدا کرتے ہیں کہ دُعا کرنے والے کو خودی کے عالم سے بے خودی اور نیستی کے عالم میں پہنچا دیتے ہیں۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات ہرگز نہیں کہ

سورۂ فاتحہ

دُعا کے کئی طریقوں میں سے ہدایت مانگنے کا ایک طریقہ ہے۔ بلکہ جیسا کہ دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہوچکا ہے درحقیقت صرف یہی ایک طریقہ ہے جس پر جوش دل سے دُعا کا صادر ہونا موقوف ہے۔ اور جس پر طبیعتِ انسانی بمقتضائے اپنی فطرتی تقاضا کے چلنا چاہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ

جیسے خدا نے دُوسرے اُمور میں قواعد مقررہ ٹھہرا رکھے ہیں ایسا ہی دُعا کے لئے بھی ایک قاعدہ خاص ہے اور وہ قاعدہ وہی محرّک ہیں جو سورۂ فاتحہ میں لکھے گئے ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ جب تک وہ دونوں محرّک کسی کے خیال میں نہ ہوں تب تک اُس کی دُعا میں جوش پیدا ہوسکے۔ سو طبعی راستہ دُعا مانگنے کا وہی ہے جو سورۂ فاتحہ میں ذکر ہوچکا ہے۔ پس سورۂ ممدوحہ کے لطائف میں سے یہ ایک نہایت عمدہ لطیفہ ہے کہ دُعا کو مع محرّکات اس کے، کے بیان کیا ہے۔ فتدبّر! "

(منقول از تفسیر سورۂ فاتحہ صفحہ ۵۱ تا ۵۴)

مرسلہ: مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی بنگلور۔

اقوامِ عالم ـــ کا ـــ موعود

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

دُنیا کے مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں جب لوگ راہِ راست کو ترک کر کے مذہبی اصولوں پر عمل کرنا ترک کر دیں گے دُنیا میں فسق و فجور اور پاپ کا دَور دَورہ ہوگا اور آپس میں خانہ جنگی۔ فتنہ و فساد اور تباہی و بربادی کی آگ بھڑک رہی ہوگی اُس وقت دُنیا کی اصلاح کے لئے ایک رشی اوتار نبی۔رسُول اور گورو آئے گا۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ ان پیشگوئیوں کے مطابق ہر مذہب کے پیرو اِس پُر آشوب زمانہ میں اُس موعود کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔ جو آ کر اُن کی تکالیف کا خاتمہ کرے۔ چنانچہ

(۱) ہندو دھرم :

سری کرشن جی مہاراج ارجن کو اُپدیش دیتے ہوئے گیتا میں فرماتے ہیں کہ :-

"ہے بھارت جب دھرم کی ہینتی اور ادھرم کا دَور دَورہ ہوجاتا ہے تب مَیں اوتار لیتا ہوں۔ نیکوں کی حفاظت، گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کی رکھشا کے لئے یہ اوتار دھارن کرتا ہوں۔"

(بھاگوت گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷۔۸)

سری کرشن جی کے اِس ارشاد کی روشنی میں ہندو دھرم میں یہ پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ آپ "کلنکی اوتار" کا رُوپ دھارن کر کے کلجگ کے آخر میں آئیں گے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"سو ہے راجہ جب کلجگ کے آخر میں بہت سے پاپ ہوتے رہیں گے تو نارائن جی خود دھرم کی رکھشا کی خاطر سنبھل دیش میں کلنکی اوتار دھارن کریں گے۔" (شریمد بھاگوت بارھواں اسکند)

(۲) یہودی مذہب :

خداتعالیٰ کی طرف سے "ملاکی" نبی کی معرفت "اسرائیل" کو ایک پیغام دیا گیا جس میں "عہد کے رسول" کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے کہ :-

"تم نے اپنی باتوں سے خداوندِ کریم کو بیزار کر دیا..... دیکھو مَیں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔ وہ میرے آگے راہ درست کرے گا۔ اور وہ خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہوگا۔ ہاں "عہد کا رسول" جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔ ربّ الافواج فرماتا ہے۔"

(ملاکی نبی کی کتاب باب ۳)

(۳) عیسائی مذہب :

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اپنی دوبارہ آمد کے متعلق یوں پیشگوئی فرماتے ہیں کہ :-

"دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔"

(متی باب ۲۳ آیت ۳۸، ۳۹)

(۴) بُدھ مذہب :

مہاتما بُدھ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل اُن کے شاگردِ خاص آنند نے مبارک بُدھ سے کہا :-

"جب تو چلا جائے گا، ہم کو کون تعلیم دے گا۔ مبارک بُدھ نے جواب دیا، صرف مَیں ہی اکیلا بُدھ نہیں ہوں جو دُنیا میں آیا ہوں۔ اور مَیں آخری بھی نہیں ہوں میں تم کو سچائی سکھلانے آیا تھا اور سچائی کی اشاعت ہوگی..... تب تھوڑے دنوں کے واسطے بھرم کے بادل روشنی کو دُھندلی کر دیں گے۔ اور مناسب وقت پر دُوسرا بُدھ پیدا ہوگا۔ اور وہ تم پر اسی سچائی کا اظہار کرے گا جس کی میں نے تعلیم دی ہے۔ آنند نے پوچھا، ہم اس کو کس طرح پہچانیں گے۔ مبارک بُدھ نے کہا، میرے بعد جو بُدھ آئے گا "میتریہ" کے نام سے مشہور ہوگا۔ یعنی وہ جس کا نام خود "مہربانی" ہوگا۔"

(کلیان دھرم صفحہ ۲۷۳ باب ۶ مترجم شو برت لال ورمن ایم۔اے)

(۵) پارسی مذہب :

پارسیوں کی مذہبی کتاب "سفرنگ دساتیر" کے صفحہ ۱۸۹۔۱۹۰ پر زردشت نبی سے خدا کا کلام یوں درج ہے (ترجمہ) :

"تیری قوم کی ترقی کے ایک عرصہ بعد آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگی۔ اور لوگ خاک پرستی شروع کر دیں گے۔ اور روز بروز ان میں دشمنی اور جدائی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس تمہیں اس سے ذلت پہنچے گا۔ اور اگر زمانہ میں سے ایک روز بھی باقی ہوگا تو کسی کو تیرے فرزندوں (فارسی الاصل شخص) میں سے کھڑا کروں گا جو تیری عزت و آبرو کو قائم کرے گا۔ اور پیغمبری اور سرداری تیرے فرزندوں میں سے نہیں اُٹھاؤں گا۔"

(۶) مذہب اسلام :

قرآن مجید اور احادیث میں اس آخری زمانہ میں ایک مہدی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ۔ (سُورۃ الصّف) کہ خدا اپنے ایک رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجے گا۔ اور وہ دینِ اسلام کو دیگر سب ادیان پر غالب کرے گا۔ اور مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔ (بخاری شریف) کہ اے مسلمانو : اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا ـــ !

ایک دوسری حدیث میں ہے لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی (ابن ماجہ) کہ مہدی اور عیسیٰ دو وجود نہیں ہوں گے۔ بلکہ ایک ہی وجود ہوگا۔ نیز ایک اور حدیث میں ہے کہ ایسا مقدس وجود فارسی الاصل ہوگا۔ اور اس مہدی کے آنے کی جگہ احادیث میں "کدعہ" بستی بیان کی گئی ہے۔ جو قادیان کا ہی معرّب ہے۔

(۷) سکھ مذہب :

شری گورو گرنتھ صاحب میں اُصولی طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ

جب جب ہوت ارشٹ اپارا!
تب تب دیہہ دھرت اوتارا
ہر جگ جگ بھگت اپایا
پیج رکھدا آیا رام راجے

کہ جب لوگ خدا سے اپنا تعلق توڑ کر بُرے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تب اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔ اور خدا ہر زمانہ میں نیک لوگ بھیجتا آیا ہے۔ اور ان کی مدد کرتا آیا ہے ـــ !

(دیکھئے)۔ اسی گرنتھ صاحب میں ایک گورو کے آنے کی پیشگوئی یوں درج ہے :-

"کل کل والی شرع نبیڑی قاضی کرشنا ہویا۔"

(آدھ گرنتھ صفحہ ۱۸۳۹)

بابا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ کلجگ کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے سری کرشن جی قاضی کے رُوپ میں پرگٹ ہوں گے۔

اسی طرح وڈی جنم ساکھی صفحہ ۱۳۲ پر یہ شبد درج ہے :-

"چکنا چور کرے گر پور زانکا لیکھ نہ مٹیا جائی
سمن صفت شریعت سچے کی وڈیائی"

اس کے ارتھوں میں لکھا ہے۔ اور جو بندہ صاحب کا اٹھے گا سدا نام پر سید ہوگا۔ (یعنی خدا رسیدہ رشی) سو گرو کے حکم سے اُٹھے گا۔ پرچار اس کا مسلمان ہوگا۔ (خداتعالیٰ اس نوں اپنی بندگی بخشن گے") اسی طرح دسم گرنتھ میں گوبند گوبند سنگھ جی فرماتے ہیں کہ

"تب کال دیر سائے۔ اک اور پُرکھ بنائے
رچے النس مہدی میر۔سونت ہاتھ ہمیر۔"

یعنی جب لوگ خدا کو چھوڑ کر بدلی میں مبتلا ہوں گے تب خدا کی صفت تہاریت جوش میں آئے گی اور وہ ایک شخص کو مخلوق کی اصلاح کے لئے مبعوث کرے گا۔ وہ امام مہدی قوم مغل سے ہوگا۔ وہ مستقل مزاج اور خلیق ہوگا۔ اسی طرح اس آنے والے گورو کے مقام اور آمد کا وقت بھی بیان کیا گیا ہے۔

"تاں مردانے پچھیا گورو جی۔ کبیر بھگت جیہا کوئی ہور بھی ہویا ہے۔ سری گورو نانک جی آکھیا، مردانیاں، اک جلٹیا ہوئی پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔ پھیر مردانے پوچھیا، جی کبیرے تھئی آنے مانک دینہ ہوسی۔ تاں گورو نے کہیا، مردانیاں وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔ سُن مردانیاں نرنکار دے بھگت سب اکو روپ ہوندے ہن پر او کبیر بھگت نالوں وڈا ہوسی۔" (جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱)

الغرض سکھ مذہب کی کُتب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک گرو آنے والا ہے۔ جو کرشن کا مثیل نہہ کلنک اوتار ہوگا۔ مگر وہ مسلمان کے جامہ میں ہوگا اور مغل ہوگا اور پرگنہ بٹالہ میں ہوگا اور گورو نانک جی کے سلسلہ کے سو برس بعد ہوگا۔ کیونکہ سکھ دھرم کی رُو سے بابا نانک جی سے لیکر گورو گوبند سنگھ جی تک ایک ہی سلسلہ ہے اور ان کے بعد گورو "سری گرنتھ صاحب" ہی ہے۔ یعنی آنے والا گورو، گوبند سنگھ جی (جن کی وفات سمت ۱۷۶۵ بکرمی میں ہوئی) سے سو برس بعد ہوگا۔

موعود اوتار کا شدید انتظار :

متذکرہ بالا مذہبی کتب میں جس موعود رشی۔ اوتار۔ نبی۔ رسول اور گورو کی آمد کی پیشگوئی ہے سب

مذاہب کے لوگ اس زمانہ میں ہی اس کا انتظار کر رہے ہیں چنانچہ ہندو صاحبان کی پکار سُنیئے :-

(۱) -" اگر بھگوت میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آجکل ہے - اس لئے بھگوان کرشن آؤ جنم لو - دُنیا سے ناپاکی دُور کرو - دھرم پھیلاؤ - مستحق کو اس کا استحقاق دو - غصابوں سے دُنیا پاک کرو۔"

(اخبار تیج دہلی ۱۸ راگست ۱۹۳۰ء)

(۲) -" ہے یوگی راج کیا اپنے اقرار کو پُورا نہ کرو گے - آریہ جاتی کے شرومنی - یہ جاتی رام کی نام لیوا ہے آپ کے نام کی مالا جپتی ہے ...... اس لئے آؤ درشن دو - مدن موہن آؤ۔"

(پرتاپ کرشن نمبر ۳۰ راگست ۱۹۲۷ء)

(۳) — عیسائی صاحبان بھی مسیحؑ کی آمدِ ثانی کے منتظر ہیں - بڑے اندازے لگائے گئے آخر مسٹر ڈبل بی نے اپنی مشہور کتاب

"THE APPOINTED TIME"

(وقتِ موعودہ) میں مسیح کے ظہور کا صحیح اندازہ سال ۱۸۹۸ ½ عیسوی شائع کیا - مگر یہ وقت بھی گزر گیا - بعض نے مایوس ہو کر کہہ دیا کہ مسیح کے ظہور کا زمانہ گزر چکا ہے -

"It is further said that the time for the coming of Messiah is expired."

(طالمود آف جوزف بارکلے مطبوعہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۳۵)

(۴) — مسلمان حضرات بھی حضرت مسیح ناصریؑ کے نزول کے لئے آسمان کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں - اور شیعہ حضرات تو امام مہدی علیہ السلام کے انتظار میں غاروں کی طرف دیکھ کر " اخرج یامولانا " (ہمارے آقا باہر تشریف لائیے -) کا وِرد کر رہے تھے - کیونکہ اس آنے والے امام مہدی و مسیح کی آمد کا زمانہ تیرھویں صدی قرار دیا گیا تھا - چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال اپنی کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۲۲۱ پر فرماتے ہیں :-

"میں کہتا ہوں اس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہویں صدی (ہجری - ناقل) پر ہونا چاہیئے تھا - مگر یہ صدی پوری گزر گئی مہدی نہ آئے - اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک - چھ مہینے گذر چکے ہیں شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل و عدل - رحم و کرم فرمائے - چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں۔"

(۵) — علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا اِلٰہ اِلاّ اللہ!

پیشگوئی کا موعود صرف ایک ہی وجود ہے!

ہندو، مُسلمان اور سِکھوں کی کتابوں میں جو ایک اوتار کی آمد کی پیشگوئی درج ہے کسی نے اس کا نام نہہ کلنک - اور کسی نے امام مہدی یا مسیح رکھا ہے - دراصل یہ سب نام ایک ہی مہاپرش کے ہیں - چنانچہ سوامی بھولا ناتھ جی فرماتے ہیں کہ :-

(۱) — " ہندو کہتے ہیں کہ وہ پورن برہم نش کلنک اوتار دہارن کریں گے - مُسلمانوں کا وشواس ہے کہ امام مہدی کا پرادربھاؤ ہوگا - سکھوں کا وشواس ہے کلنکی اوتار ہوگا - عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ایشور سے ایک ہو کر پدھاریں گے - پرنتو اب یہ جاننا شیش ہے کہ ساری ستیائیں پرتھک پرتھک ہوں گی یا ایک ہی - اس کا اُتر یہ ہے کہ نہیں، یہ ایک ہی ہوں گی - ہندو اسے اپنی درشٹ سے دیکھیں گے مسلمان اپنی سے اور سکھ یا عیسائی اسے اپنی درشٹ سے دیکھیں گے۔"

(رسالہ ست یگ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۳)

(۲) — پریتم ضیائی صاحب ایڈیٹر اخبار دیر بھارت لاہور (کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء) میں فرماتے ہیں ؎

نہہ کلنک اوتار آ آ اے امامِ دوجہاں
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے تیرا کب ظہور
تو مُسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح
تو شاہِ سُکانِ لبتی تو شہنشاہِ طیور

خوشخبری

غرضیکہ جملہ مذاہب اپنی اپنی جگہ اس موعود رسول اوتار کے انتظار میں چشم براہ تھے - آسمانوں اور زمین کی طرف نگاہیں لگی ہوئی تھیں - اس کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے اضطراب و مایوسی دن بدن بڑھ رہی تھی - مگر پیارے بھائیو! میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ موعود اوتار جس کا قومیں انتظار کر رہی تھیں، عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے - ذرا سُنیئے یہ پُر اُمید آواز آ رہی ہے ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

یہ پیاری آواز اور منموہنی آواز ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق بین الاقوامی موعود نہہ کلنک اوتار - کرشن ثانی - امام مہدی و مسیح - حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی طرف سے آ رہی ہے جو ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو قادیان مقدس بستی میں پیدا ہوئے - اور ۱۸۹۰ء میں دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی وہ موعود ہیں جس کا کسی ایک قوم سے مخصوص نہیں بلکہ سب دُنیا کی قوموں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو مامور کیا گیا ہے - چنانچہ آپؑ نے اعلان فرمایا کہ :-

"میں اُن گناہوں کو دُور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں -

— (باقی صفحہ ۱۷ پر) —

امامِ مہدئ موعود لاریب و گماں آیا

اطاعت میں محمدؐ کی مسیحائے زماں آیا
خُدا کے فضل و رحمت کا جہاں میں اِک نشاں آیا

خزاں نے کر دیا تھا گلستانِ دیں کو پژمُردہ
بہارِ جاوداں لے کر ہمارا باغباں آیا

مُسلسل ہو رہی تھی یورشِ نصرانیت ہر سُو
زبہرِ غلبۂ اسلام، حق کا پہلواں آیا!

ہوئی معدوم جس سے ظلمتِ ادیانِ باطل سب
وہ تنویرِ مجسم ماہِ کامل ضو فشاں آیا

رہی ہیں منتظر اقوامِ عالم مُدتوں جس کی
وہ "مہدی" وہ "کرشنا" وہ "مسیحا" قادیاں آیا

خُدا کے نورؑ کا مظہر بروزِ حُسنِ پیغمبر
امامِ مہدئ موعود لاریب و گماں آیا

اشاعت دینِ احمد کی تھی جس کے دم سے وابستہ
غُلامِ احمدِ مُرسل امامِ آخر زماں آیا

خزینے علم و عرفاں کے امامِ وقت نے بخشے
مُبارک صد مُبارک ہے ہمارا مہرباں آیا

وہ "سُلطان القلم" لایا جدید علم کلام اپنا
عطا جس نے کیا ہم کو نیا رنگِ بیاں آیا

"مُسلماں را مُسلماں باز کردن" مُدّعا لے کر
برائے نصرتِ دینِ محمدؐ، پاسباں آیا

ثریا پر سے لایا پھر زمیں پر دولتِ ایماں
وہ "رجلِ فارسی" جس کا نوشتوں میں بیاں آیا

خوشا بختی ہماری شادؔ پایا عہدِ با برکت
مِلا ہے گوہرِ مقصود، اپنا دِلستاں آیا

★ — محمد ابراہیم شادؔ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیل ساڑھی مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

قسط اوّل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر: محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء

قادیان کے حالات

سلسلہ احمدیہ کی تحریرات میں اور گزشتہ سالوں کی "ذکرِ حبیب" کی تقریروں میں اس بارے میں تذکرہ موجود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کا کیا حال تھا، بٹالہ سے قادیان تک پہنچنا کیسے جان جوکھوں کا کام تھا۔ کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں کا حاصل ہونا کیسا مشکل تھا ڈاک کی زیادہ سہولت میسر نہ تھی۔ اِسی سلسلہ میں چند ایک اور باتیں پیش ہیں۔

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

میرے ننہیال قادیان میں تھے اس لئے مَیں لڑکپن سے یہاں آتا تھا۔ اس وقت قادیان نہایت بے رونق بستی تھی۔ بازار خراب تھے۔ کثرت سے یہاں جوا کھیلا جاتا تھا۔ ہنسی اور ٹھٹھا لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ مَیں قادیان جانے پر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھتا تھا۔ ہمارے ماموں میاں جان محمد صاحب امام تھے۔ حضرت مرزا صاحب بھی اسی مسجد میں آتے تھے۔ کبھی حضورؑ اور کبھی جان محمد صاحب نماز پڑھاتے تھے۔ صرف یہ دو ہی نماز پڑھنے والے ہوتے تھے۔ اور کوئی نمازی نہیں ہوتا تھا۔

(الحکم ۷، ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۵ء ص۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پہلے قادیان پہنچنے کے لئے یکّہ کی سواری بھی میسر نہ آتی تھی۔ اور ڈاک ہفتہ میں صرف دو دفعہ آتی تھی۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضؓ سابق ہرشچندر مہتہ ۱۸۹۵ء میں قبولِ اسلام کی خاطر بٹالہ تک تو پہنچ گئے۔ وہاں ہر چند معلوم کرنا چاہا کہ قادیان کدھر ہے۔ گڈے والوں یکّہ والوں وغیرہ نے کہا کہ ہمیں علم نہیں۔ پولیس چوکی سے معلوم کریں۔ مایوس ہو کر واپس جانے کو تھے کہ ایک یکّے والے نے کہا کہ میں قادیان کا ہوں۔ اسے لوگ کادی کہتے ہیں۔ اور تمہاری کھلانے کے بہانے کئی گھنٹے سواری کی تلاش میں گزارے جو نہ ملی اور مجھ اکیلے کو وہ قادیان لے آیا۔

(اصحابِ احمد جلد نہم)

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی رضؓ سابق جگت سنگھ ۱۹۰۲ء کی بات بتاتے ہیں کہ اس وقت بھی لنگر کے لئے آٹا کئی میل سے لانا پڑتا تھا۔ حضورؑ نے مجھے بلوایا اور فرمایا کہ آٹا خرید لاؤ۔ مَیں نے جُلاب لیا ہُوا تھا اس لئے عرض کیا کہ یا تو حضورؑ اور کسی کو بھیج دیں یا مَیں کل چلا جاؤں گا۔ فرمایا:

نہیں۔ آٹا ختم ہے۔ آپ ٹٹّو کرایہ کر لیں اور جہاں ضرورت ہو فارغ ہو کر پھر چل پڑیں۔

چنانچہ مَیں نے ایسا ہی کیا اور دھاریوال سے آٹا خرید کر لایا۔

(الحکم ۲۱ر فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

حضرت حافظ غلام رسول صاحب رضؓ وزیر آبادی بیان کرتے ہیں کہ:۔

مجھے علم ہُوا کہ حضرت اقدسؑ مجدّد ہیں تو مَیں قادیان کے لئے روانہ ہُوا اور بٹالہ سے قادیان پیدل پہنچا۔ مسجد مبارک میں حضورؑ چند منٹ بعد تشریف لائے۔ ملاقات کے بعد مَیں نے سوال کیا کہ آپ نے لڑکا ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے تو حضورؑ لڑکا اُٹھا کر لے آئے۔ اور آپ نے رومال اُٹھا کر دکھایا کہ یہ لڑکا ہے۔ غالباً یہ بشیر اوّل تھا ...... اس زمانہ میں حضورؑ کے پاس ایک دو مہمان آتے تھے۔ اور حضورؑ اُن کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ چنانچہ حضورؑ میرا کھانا اپنے دستِ مبارک سے اُٹھا کر لائے۔ اور مجھے حضورؑ کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اُن دنوں عرض کرنے پر فرمایا کہ ابھی مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں۔

(الحکم ۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۳، ۴)

محترم مفتی فضل الرحمٰن صاحب رضؓ نے بیان کیا کہ:-

حضرت حکیم مولوی فضل الدین صاحب رضؓ بھیروی کے ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفہ اوّل) نے مجھے ۱۸۹۱ء کے لگ بھگ قادیان بھجوایا۔ ایک اور لڑکا بھی ہمارے ساتھ تھا۔ بٹالہ سے قادیان تک فی سواری ایک آنہ یکّہ والے نے لیا۔ یکّہ والے کو قادیان کا علم نہ تھا۔ راستہ میں وہ لوگوں سے پوچھتا آیا کہ قادیان کدھر اور کہاں ہے؟

(الحکم ۱۴ر جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

خاکسار کو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے سُنایا کہ ۱۸۹۳ء میں مَیں پہلی بار قادیان آیا۔ ایک شخص نے بٹالہ سے سامان اُٹھایا اور پہنچانے کا وعدہ کیا۔ ہم پاپیادہ تین میل آگے نہر ہرچووال تک جا پہنچے وہاں سے علم ہونے پر واپس آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی وقت گول کمرہ میں مجھ غیر معروف شخص کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ روزہ کے لئے سحری بھجوائی اور بستر آرام کے لئے۔ اور جسم دبانے کا ارشاد فرمایا کہ ساری رات مَیں چلتا رہا تھا۔ اسی شفقت کی وجہ سے مَیں ہمیشہ کے لئے حضورؑ کا ہو گیا۔

حضرت عرفانی صاحب رضؓ نے سلسلہ کا اوّلین اخبار الحکم اپنی طرف سے امرتسر سے جاری کیا۔ پھر پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر حضورؑ نے بلایا تو قادیان سے اخبار نکالنے لگے۔ اور اپنا پریس بھی لگا لیا۔ اس اخبار کو اور بعد میں جاری ہونے والے بدر کو حضور علیہ السلام نے اپنے دو بازو قرار دیا۔

صحبتِ صالحین ضروری ہے

صحبتِ صالحین اختیار کرنے کا حکم الٰہی کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ میں دیا گیا ہے۔ بُری صحبت بُرا اثر ڈالتی ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اوّل) رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ کالج کے ایک طالب علم نے مجھ سے ذکر کیا کہ دہریت کے خیالات میرے دل میں پیدا ہونے لگے ہیں۔ مَیں ان کا بہت مقابلہ کرتا ہوں مگر وہ پیچھا نہیں چھوڑتے۔ مَیں نے اُسے مناسب نصیحت کی لیکن اس کی حالت رُو بہ اصلاح نہ ہوئی۔ اور اس کے یہ شبہات ترقی کرتے گئے۔

پھر وہ قادیان آیا تو مَیں نے اُسے حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضورؑ نے اس کے حالات سُن کر فرمایا کہ کالج میں اپنی سیٹ تبدیل کر لیں۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ پھر قادیان آیا تو کہنے لگا کہ اب میرے خیالات خود بخود ٹھیک ہونے لگے ہیں۔ اور مجھے اب معلوم ہُوا ہے کہ پہلی جگہ پر میرا ساتھی ایک دہریہ تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ دوم۔ روایت نمبر ۴۰۰)

قادیان پہنچنے کی تڑپ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تڑپ کے بہت سے احباب کے واقعات ہیں۔ پانچ چھ میل دُور موضع سیکھواں سے حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی اور حضرات سیکھوانی صاحبان کثرت سے قادیان آتے تھے۔ بعض دفعہ رات کو حضورؑ کے عشق کے نتیجہ میں سخت سردی میں نہر کے یخ پانی میں سے گزر کر قادیان پہنچتے ـــــ! کپورتھلہ سے حضرت منشی ظفر احمد صاحب اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور لاہور سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور بعض اور دوست ہر ہفتہ قادیان پہنچتے تھے۔

یو۔پی کے حضرت قاضی اشرف علی صاحب عبّاسی ساکن علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری نے قادیان کی آمد و رفت میں پونے دو سو میل کا سفر طے کیا۔

(اصحابِ احمد جلد دہم صفحہ ۱۹۵)

حضرت سیّد محمود عالم صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے بالآخر آڈیٹر ہو گئے تھے، حضرت اقدسؑ کے دیدار کے لئے بہار سے پاپیادہ قادیان پہنچے بالآخر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مشفقانہ سلوک

حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسّرنا القرآن کے بھتیجے پیر مظہر حق صاحب کے بیان سے حضورؑ کی بچوں کے ساتھ حد درجہ نرمی کا علم ہوتا ہے۔ پیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم بہت سے بچے اکٹھے ہو کر اس کمرے کے باہر شور مچاتے اور کھیلتے جہاں حضورؑ موسم گرما میں آرام فرماتے تھے۔ بلکہ دار المسیح کے صحن میں فٹ بال کھیلتے ہوئے اس کمرے کے دروازے میں بھی فٹ بال کی ککیں لگاتے تھے۔ مگر وہ مجسّم اخلاق کبھی نہ ناراض ہوتے۔ نہ ڈانٹتے کہ کیوں میرے آرام میں خلل انداز ہوتے ہو؟

(الحکم ۲۸ر مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۲۴)

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب رضؓ بقاپوری جن کو بعد میں تبلیغ کا لمبا عرصہ تک موقعہ ملا ۱۹۰۵ء میں پہلی بار قادیان آئے۔ اطلاع بھجوانے پر حضرت اقدسؑ نے گھر کے اندر آپ کو بلوا لیا۔ کوئی کرسی وغیرہ نہ پا کر زمین پر بیٹھنا چاہتے تھے کہ حضورؑ نے فرمایا، نہیں نہیں۔ آپ میرے پاس چارپائی پر بیٹھ جائیں۔ مولانا صاحب جھجکتے ہوئے پاؤں لٹکا کر حضورؑ کے پاس بیٹھ گئے۔ تو حضورؑ نے کمال مہربانی سے فرمایا:

"مولوی صاحب! میری طرح چارپائی پر پاؤں رکھ کر بیٹھ جائیں"

چنانچہ مولوی صاحب اسی طرح بیٹھ گئے۔

(اصحابِ احمد جلد دہم صفحہ ۲۱۴)

محترم ڈاکٹر عطر دین صاحب رضؓ درویش سُناتے تھے کہ مَیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پا رہا تھا۔ اس وقت یہ سکول موجودہ مدرسہ احمدیہ والی جگہ میں قائم تھا۔ سرخ گیٹ کے پاس مَیں ایک دفعہ کھڑا تھا۔ میری چودہ سال کی میری عمر تھی۔ مَیں بالکل غریب تھا۔ سر اور پاؤں سے ننگا تھا۔ حضرت اقدسؑ تشریف لائے اور آتے ہی حضورؑ نے خاکسار کو السلام علیکم کہا۔

ڈاکٹر صاحب رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بچہ ناراض ہو کر اِدھر اُدھر ہو گیا۔ علم ہونے

پر حضرت اقدسؑ کو فکر ہوا۔ کسی کو بورڈنگ بھجوا کر تیز دوڑنے والے طالب علموں کو بلوایا۔ میں بہت تیز دوڑتا تھا۔ اس لئے ان لڑکوں کا لیڈر شمار ہوتا تھا۔ ہم چند لڑکے حاضر ہوئے، تو حضرت اقدسؑ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ آپ سب کو بڑی تکلیف ہوئی آپ سب کو بھوک لگے گی میں روٹیاں لاتا ہوں۔ خود ہی پندرہ بیس روٹیاں لائے اور ہمیں دیں اور فرمایا سالن بھی لیتے جاؤ۔ پھر دال کی دیگچی لائے جو میں نے روٹیوں پر انڈیل لی۔ اتنے میں اس بچے کو کوئی صاحب تلاش کرکے لے آئے اور ہمارے جانے کی ضرورت نہ پڑی۔

(اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ۲۴ تا ۲۴۲)

حضرت مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب خاندان حضرت اقدسؑ کے خادم تھے۔ حضورؑ کے دعویٰ سے پہلے حضورؑ کے بٹالہ (مقدمات وغیرہ کے لئے) جانے پر وہ ساتھ جاتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے کہ حضورؑ روانہ ہوتے تو موضع وڈالہ تک پہلے مجھے سوار کرا دیتے اور خود ساتھ پیدل چلتے۔ حالانکہ میں ہر چند انکار کرتا۔ پھر اس موضع سے بٹالہ تک خود سوار ہوتے۔ اسی طرح واپسی پر حضورؑ کا طریق تھا۔ (الحکم ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۵)

مہمانوں کا خیال

حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ فورمین لاہور سے ۱۸۹۵ء میں قادیان آئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ ہم دس پندرہ افراد قادیان آئے۔ میرے سوا سب گریجویٹ تھے۔ میری حالت اچھی نہ تھی۔ میں نے انگلیوں میں سونے کی انگوٹھیاں پہن رکھی تھیں۔ اور کانوں میں بالیاں سی۔ کرتے میں سونے کے بٹن تھے۔ لباس بھی باریک اور اوباش لوگوں والا۔ داڑھی میں روزانہ تین دفعہ منڈواتا تھا۔ لوگ مجھے میری شکل سے ہندو سمجھتے تھے۔ حضورؑ کی گفتگو کے بعد میں نے اور دو تین اور افراد نے بیعت کرلی۔

شام کو میرے سوا سب کے لئے بستروں اور چارپائیوں کا انتظام ہوگیا۔ حضورؑ نے یہ دیکھ کر مجھ سے کہا کہ آپ کے لئے چارپائی نہیں آئی؟ میں نے عرض کیا کہ کوئی ضرورت نہیں۔ فرمایا، میں لاتا ہوں۔ اور اندر تشریف لے گئے۔ جب بہت دیر ہوگئی تو یہ سمجھ کر کہ یہ مکان مردانہ معلوم ہوتا ہے اندر جھانکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضورؑ پاؤں کے بل بیٹھے چراغ پکڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص چارپائی بُن رہا ہے۔ میں کود کر اندر پہنچا اور چراغ لے لیا اور عرض کیا کہ میں خود بنوا لوں گا۔ فرمایا کہ ایک دو پھیرے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ چارپائی مجھے دی گئی۔ اس بات کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ اور ایمان بڑھا۔

(الحکم ۱۴؍۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

اعتماد و احتیاط

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ سابق جگت سنگھ نے بیان کیا کہ حضرت اقدسؑ اپنے دوستوں پر پورا اعتماد کرتے تھے۔ اور کبھی ایسے شخص کے ہاتھ میں روپیہ نہیں دیتے تھے جس پر اعتماد نہ ہو۔ کچھ عرصہ تک میرے ہاتھ میں لنگر کا انتظام رہا۔ باقاعدہ حساب مجھ سے نہیں لیا۔ ایک دفعہ کسی نے شبہ پیدا کر دیا تو آٹے کا وزن بھی کرایا۔ فضول خرچی سے حضورؑ تاکیداً منع فرماتے تھے۔ زلزلہ کے ایام میں (۱۹۰۵ء میں) مجھے اسی روپے دیکر لاہور بھجوایا اور میں خیمہ خرید کر لایا۔ چونکہ وہ پرانا تھا۔ ایک آندھی سے وہ گرا اور کچھ پھٹ گیا۔ تو اچھی طرح سے مجھ سے پرسش کی۔ میں نے عرض کیا کہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی معرفت خرید کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ ہم نے تو روپیہ آپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔ قریشی صاحب سے منگوانا ہوتا تو کیا ہم ان کو نہیں لکھ سکتے تھے۔

(الحکم ۲۱ر فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۵ کالم ۱، ۲)

والدہ کی خدمت

اس زمانہ میں والدین کی خدمت و احترام کا جذبہ بہت کم ہوگیا ہے۔ والدین کی خدمت کرنا کس قدر اہم ہے وہ اس روایت سے ظاہر ہے۔ جو حضرت شیخ عبدالوہاب صاحبؓ نے بیان کی تھی۔ آپ بنوڑ ریاست پٹیالہ کے باشندہ تھے۔ اور ہندو تھے۔ ۱۹۰۳ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ ان کی والدہ صاحبہ بھی احمدی ہوگئیں۔ شیخ صاحب کے شادی کرنے پر والدہ کا سلوک اپنی بہو سے اچھا نہ رہا۔ اور والدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان یہ شکایت لے کر آئیں کہ میرا بیٹا میرے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے۔ اور سختی سے پیش آتا ہے۔ اس پر باوجود کم فرصتی کے حضورؑ نے ایک لمبا خط تحریر کرکے ان کی والدہ صاحبہ کو دیا جس میں حضورؑ نے رقم فرمایا کہ:

"مجھ کو یہ بات سن کر بہت رنج ہوا اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ ..... کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو۔ ..... یہ طریق اسلام کا نہیں۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا اور نہ اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو۔ موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیث میں آتا ہے کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا۔ اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگا دے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس کی خدمت کیلئے اس کو بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے۔ اور بدزبانی نہ کرے۔ اور اگر باز نہ آوے تو اس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں ..... اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے تو خدا تمہیں برکت دیگا۔ یہ وہی والدہ ہے کہ جس نے دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت کے ساتھ پالا تھا اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا اس گناہ سے درگذر نہیں کریگا۔ جلد توبہ کرو۔ جلد توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے۔ دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔"

"میں نے باوجود سخت کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے۔ خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ بدزبان ہے اور خواہ کتنا ہی بدخلقی کرتی ہے خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے۔ وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ اس کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔" (اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ۷۲ تا ۷۴)

(باقی آئندہ)

آسماں پر ہم نشانِ نامہ بر دیکھا کیے

ہم نے ذکرِ اضطرابِ چارہ گر دیکھا کیے — ہو رہی تھی سعی اس کی بے ثمر دیکھا کیے
نزع کا تھا وقت نازک عاشقِ بیمار کا — ہر نگہ بیتاب اس کی سوئے در دیکھا کیے
بجلیوں کی زد میں گرچہ آشیاں اپنا رہا — روکنے کو ان کے دستِ دادگر دیکھا کیے
بے بسوں پر ہوگئی ظلم و ستم کی انتہا — آشیاں جلتے ہوئے با چشمِ تر دیکھا کیے
ظلم کا طوفاں اُٹھا ایسا الٰہی الاماں — فتنہ گر کی بد زبانی کا اثر دیکھا کیے
یورشِ دشنام ہائے دشمنِ بے دیں سے — پاکبازوں کا ہوا چھلنی جگر دیکھا کیے
ہر نہتے کے گلے پر پھیرتے تھے وہ چھری — دیکھنے کی تھی کہاں طاقت مگر دیکھا کیے
نرغۂ اعداء میں ہے اسلام گھِر کر رہ گیا — مفتیانِ دیں کو اس سے بے خبر دیکھا کیے
چیخ کر کہتے ہیں قائم ہو نظامِ مصطفیٰ — دیں سے بیگانہ ان کو سر بسر دیکھا کیے
یا الٰہی خیر ہو واپس نہیں آیا ابھی — آسماں پر ہم نشانِ نامہ بر دیکھا کیے
آہِ عیسیٰ کی اُمیدوں پہ پانی پھر گیا — راہ اُن کی شوق سے گو عمر بھر دیکھا کیے
ہے تمنا جن کی آئے احمدیت کو زوال — یہ دعا اُن کی ہمیشہ بے اثر دیکھا کیے
چاند اور سورج کو گرہن بھی کبھی کا لگ چکا — باخبر ہو کر بھی اُن کو بے خبر دیکھا کیے
قدرتِ مولیٰ کے جلووں پر خرد حیراں تھی — بال پروازی کو جب بے بال و پر دیکھا کیے
آرزوئے حور و غلماں خواہشِ خلدِ بریں — بندگی کا یہ صلہ پیشِ نظر دیکھا کیے
خاک کا پتلا بالآخر خاک ہی میں مل گیا — ہم نے انجامِ شہانِ نامور دیکھا کیے
کشمکش طوفانِ وحشت بے قراری کارزار — زندگی کا ہم عجب سا اک سفر دیکھا کیے
عرش تک پہنچے جو اپنے نالہ ہائے نیم شب — ہوگئی طبقِ زمیں زیر و زبر دیکھا کیے

ہو گیا عاجزؔ گناہوں پر جو نادم حشر میں
کھل گیا اس کے لئے رحمت کا در دیکھا کیے

★ ـــ سیّد ادریس احمد عاجزؔ کرمانی۔ ربوہ

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوشم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسر - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ اڑیسہ
پروپرائیٹر - شیخ محمد یونس احمدی (فون نمبر ۲۹۴)

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دو آسمانی گواہ

یا رو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ٭ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مذہب خدا کا قول اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ دورِ حاضر میں ریل، ہوائی جہاز، پریس، ریڈیو، ٹیلیویژن وغیرہ سائنسی ایجادات نے انسانی معاشرہ پر ایک انقلاب آفریں اور خوشگوار اثر ڈالا ہے۔ اس خوش گوار تبدیلی نے بنی نوع انسان کو ایک دوسرے کے اتنا قریب کر دیا ہے کہ گویا تمام دنیا ایک ہی شہر میں آباد معلوم ہوتی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذہب جو خدا کا قول ہے تمام بنی نوعِ انسان کو ایک پلیٹ فارم پر نہیں لا سکتا؟ اس کا جواب جماعتِ احمدیہ کے وجود میں موجود ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے موعود اقوامِ عالم کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کر کے قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیمات کو اس رنگ میں پیش کیا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ تمام مامورین من اللہ پیشوایانِ مذاہب کا احترام اور مساوات کی بنیاد پر تمام بنی نوعِ انسان کا شرف قائم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی عجیب تصرف ہے کہ بعض پیشگوئیاں ایسی بھی ہیں جو مختلف مذاہب میں قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور متفقہ طور پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے صرف ایک پیشگوئی اختصاراً پیش کر رہا ہوں۔ اس پیشگوئی میں چاند اور سورج نے حضورؑ کی صداقت کی گواہی دی ہے۔

عیسائی مذہب انجیل میں لکھا ہے کہ:-

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔"

(متی باب ۲۴ آیت ۲۹-۳۰)

ان آیات میں چاند سورج گرہن کو ابن آدم کا آسمانی نشان قرار دیا گیا ہے۔ ابن آدم سے مراد مسیح موعودؑ ہے۔

ہندو مذہب بھاگوت پران شلوک ۱۱۲ ادھیائے ۲ میں مذکور ہے کہ:-

"چندر شچ سورشچ تتھا اتش برہسپتی ایک راشو سمپشنتی تدا بھوتی تت کرتم"!

یعنی جب چاند اور سورج پکنشتر میں جمع ہو جائیں گے تب ست یگ شروع ہو جائے گا۔ ہندوؤں کے عقیدہ کی رو سے یہ علامت پوری ہو چکی ہے۔ چیتاودنی میں لکھا ہے:-

"کل یگ کے شروع ہونے سے اب تک ایسا لوگ نہیں پڑا۔ ہاں کچھ ملتا ہوا یوگ سمت ۱۹۹۷ وکرمی میں پڑ چکا ہے۔ تب ساون کی اماوسش کو پکھ نکھشتر تھا۔ اور کرک راشی میں سورج چندرما اور برہسپتی بھی تھے"۔

(چیتاودنی ص ۹)

ہندو لٹریچر میں ست یگ کا آغاز نہہ کلنک اوتار کے ظہور سے تعلق رکھتا ہے۔

سکھ دھرم

بھاٹ جی فرماتے ہیں:-

"مہاراج کرشن جی جب نہہ کلنک ہو کر دوبارہ آئیں گے تو اس وقت رد (سورج) اور اندر (چاند) ان کے ساتھ ہوں گے"۔

(بحوالہ موعود اقوام عالم ص ۱۱۹)

اسلام رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی ایمان افروز تحدی سے فرماتے ہیں:-

"ہمارے مہدی کے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانے میں رمضان کے مہینہ میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا۔ (یعنی تیرھویں تاریخ کو کیونکہ چاند کے گرہن کے لئے خدائی قانون میں تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تواریخ مقرر ہیں) اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا۔ (یعنی اسی رمضان کے مہینہ میں اٹھائیں تاریخ کو کیونکہ سورج گرہن کے لئے قانونِ قدرت میں ستائیس۔ اٹھائیس اور ۲۹ تواریخ مقرر ہیں۔) اور یہ دونوں نشان کسی اور مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے"۔

(دار قطنی جلد اول ص ۱۸۸ مطبوعہ مطبع فاروقی۔ دہلی)

یہ پیشگوئی بزرگانِ اُمت کی بے شمار کتب میں بھی موجود ہے۔ اور شیعہ سُنّی دونوں فرقوں کے لٹریچر میں بڑی وضاحت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

پیشگوئی کا ظہور سنہ ۱۸۹۰ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام نے بحکمِ الٰہی مہدویت کا دعویٰ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کے چار سال بعد سنہ ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ میں ٹھیک معیّنہ تاریخوں پر رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند سورج کو گرہن ہوا۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام نے نہایت ایمان افروز تحدّی کے ساتھ مدلل طور پر حلفیہ بیانات اور انعامی چیلنجوں پر مشتمل تحریرات میں اپنے اشتہارات اور تصانیف میں بار بار دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

حلفیہ بیان

فرمایا:-

"مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب بلکہ اکفر رکھا تھا...... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۳)

انعامی چیلنج

فرمایا:-

"اگر پہلے بھی کسی ایسے شخص کے وقت میں جو مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو چاند اور سورج گرہن رمضان میں اکٹھے ہو گئے ہوں تو اس کی نظیر پیش کریں۔ اور اگر پہلے بھی کسی مہدی کے لوگوں اور نصاریٰ میں جھگڑا پڑا ہو اور نصاریٰ نے اپنی فتح کے لئے ایسی شیطانی آوازیں نکالی ہوں تو اس کی نظیر بھی بتلا دیں۔ اور ہم ہر چہار نظیروں کے پیش کرنے والے کے لئے ہزار روپیہ نقد انعام مقرر کرتے ہیں"۔

(انوار الاسلام ص ۴۹)

تواریخِ گرہن جب یہ عظیم الشان پیشگوئی اپنی تمام جزئیات اور جملہ علمی لطافتوں کے ساتھ حیرت ناک طور پر پوری ہو گئی تو مخالف علماء نے ایک اعتراض یہ پیش کیا کہ حدیث میں تو رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوتا بتایا گیا تھا۔ اور سورج کو بیچ کے دن میں۔ جبکہ یہ گرہن چاند کی تیرہ اور سورج کی اٹھائیس تاریخ کو ہوا ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گرہن کے لئے کوئی نیا قاعدہ اپنی طرف سے نہیں

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt: BALASORE (ORISSA) PHONE.122-253

تراشا بلکہ اسی قانون قدرت کے اندر اندر گرہن کی تاریخوں سے خبر دی ہے جو خدا نے ابتداء سے سورج اور چاند کے لئے مقرر کر رکھا ہے اور صاف لفظوں میں بیان فرما دیا ہے کہ سورج کا کسوف اُس کے گرہن کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہو گا اور قمر کا خسوف اس کی پہلی رات میں ہو گا۔ یعنی ان تینوں راتوں میں سے جو خدا نے قمر کے گرہن کے لئے مقرر فرمائی ہیں پہلی رات میں خسوف ہو گا سو ایسا ہی وقوع میں آیا کیونکہ چاند کی تیرھویں رات میں جو قمر کے خسوفی راتوں میں سے پہلی رات ہے خسوف واقع ہو گیا اور حدیث کے مطابق ہُوا ورنہ مہینہ کی پہلی رات میں قمر کا گرہن ہونا ایسا ہی بدیہی محال ہے جس میں کسی کو کلام نہیں ..... تو یہ معنے کیسے صاف اور سیدھے اور سریع الفہم اور قانون قدرت پر مبنی ہیں کہ مہدی کے ظہور کی یہ نشانی ہوگی کہ چاند کو اپنے گرہن کی مقررہ راتوں میں سے جو اُس کے لئے خدا نے ابتداء سے مقرر کر رکھی ہیں پہلی رات میں گرہن لگ جائے گا یعنی مہینہ کی تیرھویں رات جو گرہن کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات ہے ایسا ہی سورج کو اپنے گرہن کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں گرہن لگے گا یعنی مہینے کی اٹھائیسویں تاریخ کو جو سورج کے گرہن کا بیچ کا دن ہے .....

..... اب ایسی صاف پیشگوئی میں بحث کرنا اور یہ کہنا کہ قمر کا گرہن مہینہ کی پہلی رات میں ہونا چاہیئے تھا یعنی جبکہ کنارۂ آسمان پر ہلال نمودار ہوتا ہے۔ یہ کسقدر ظلم ہے کیا ان رونے والے جو اس قسم کی عقلوں کو رو دیں۔ یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ پہلی تاریخ کا چاند جس کو ہلال کہتے ہیں وہ تو خود ہی مشکل سے نظر آتا ہے۔ اسی وجہ سے ہمیشہ عیدوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ پس اس غریب بیچارہ کا گرہن کیا ہو گا۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

محدثین کرام

مخالف علماء نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اس حدیث کے راوی غیر ثقہ ہیں اور یہ ایک موضوع حدیث ہے اس کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"اس کا یہ جواب ہے کہ اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہ اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہو گا کہ اس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیا۔ یعنی یہ حدیث اگر قابلِ اعتبار نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا حالانکہ وہ اس مرتبہ کا آدمی ہے جو صحیح بخاری پر بھی تعاقب کرتا ہے اور اس کی تنقید پر کسی کو کلام نہیں اور اس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ گزر گئے مگر اب تک کسی عالم نے اس حدیث کو زیر بحث لا کر اس کو موضوع قرار نہیں دیا نہ یہ کہا کہ اس کے ثبوت کی تائید میں کسی دوسرے طریق سے مدد نہیں ملی بلکہ اس وقت جو یہ کتاب ممالک اسلامیہ میں شائع ہوئی تمام علماء و فضلاء متقدمین و متأخرین کیا ہے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے سو اگر کسی نے اکابر محدثین میں سے اس حدیث کو موضوع ٹھہرایا ہے تو ان میں سے کسی محدث کا فعل یا قول پیش تو کرو جس نے لکھا ہو کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اگر کسی جلیل الشان محدث کی کتاب سے اس حدیث کا موضوع ہونا ثابت کر سکو تو ہم فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام تمہاری نذر کریں گے جس جگہ چاہو امانتاً پہلے جمع کرا لو ورنہ خدا سے ڈرو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۸)

صرف ایک دن

اس پُر عظمت نشانِ آسمانی پر یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ گرہن تو پہلے بھی ہوتے رہے ہیں اس کا جواب دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف ہو چکا ہے اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے جس نے اس کسوف و خسوف کو اپنے لئے نشان ٹھہرایا ہو اور یہ ثبوت یقینی اور قطعی ہونا چاہیئے اور یہ صرف اس صورت میں ہو گا کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور نیز یہ لکھا ہو کہ خسوف و کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقرر کردہ تاریخوں کے مطابق ہُوا ہے وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض کسوف و خسوف ہزار دفعہ ہُوا ہے اس سے بحث نہیں مگر نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت میں صرف ایک دفعہ ہُوا حدیث نے ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کر کے اپنی صحت و سچائی کو ظاہر کر دیا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴)

نشان کا تعیّن

حضور فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو فارسی اور عربی میں دُنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان میرے لئے متعین ہوا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵)

پیشگوئی کی عظمت

حضور فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہے۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں میں سے اول درجے میں ہے جن کی نسبت آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا کا مضمون صادق آ سکتا ہے کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک اس کی نظیر نہیں۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹)

ایک ہی مذہب

بہرحال یہ ایک نہایت عظیم الشان پیشگوئی ہے جو ہندو، عیسائی، سکھ اور مسلمانوں میں قدر مشترک کی حیثیت سے اپنی تمام عظمتوں اور رفعتوں کے ساتھ پوری ہو گئی ہے اور اس حقیقت کی غمازی کر رہی ہے کہ جس طرح خدا کا فعل سائنس نے مادی اعتبار سے دنیا کے تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر کر دیا ہے اسی طرح خدا کا قول یعنی مذہب روحانی اعتبار سے تمام بنی نوع انسان کو جماعت احمدیہ کی قیادت پر ایک پلیٹ فارم پر لا رہا ہے اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کرتے ہوئے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی ایک تقریب

قادیان ۱۴ مارچ ـ آج بعد نماز عصر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید قادیان کی دختر عزیزہ طاہرہ صدیقہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس سے قبل عزیزہ کا نکاح عزیز سید اختیار حسین صاحب ابن مکرم سید عمر صاحب حیدرآباد کے ساتھ ہو چکا تھا۔ بارات مورخہ ۱۳؍۳؍۸۳ کو حیدرآباد سے قادیان پہنچی جس میں دولہا کے والدین دو ہمشیرگان اور ایک بھائی کے علاوہ مکرم سید جہانگیر احمد صاحب مع اہلیہ مکرم سید جہانگیر علی صاحب مع اہلیہ اور عزیز میر احمد عاصف صاحب ابن مکرم میر احمد عارف صاحب جڑچرلہ بھی شامل تھے مورخہ ۱۴؍۳؍۸۳ کو بعد نماز عصر اعاطہ مہمان خانہ کو ارٹرز میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی بعدہٗ بارات مکرم ملک صلاح الدین صاحب کے مکان پر پہنچی یہاں پر بھی دولہا کے استقبال گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مورخہ ۱۵؍۳؍۸۳ کو مکرم سید عمر صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ میں قریباً چار صد احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اس غرض سے مستورات کے لئے دار المسیح کے صحن میں اور احباب کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمرہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ مکرم سید عمر صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد روپیہ ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ یہ رشتہ ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

"اُس کے سوا کوئی خُدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں"۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:۔

"خُدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خُدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خُدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل حلم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں عیسائیوں کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ ہے کہ ان کو اس سچے خُدا کی طرف توجہ دی جائے جو پیدا ہونے اور مرنے اور دُکھ درد وغیرہ نقصان سے پاک ہے"۔

چونکہ عیسائیوں کا خُدا پیدا ہونے مرنے اور دُکھ پانے سے پاک نہ تھا اور نہ ہی قدیم سے تھا لہٰذا وہ سچا خُدا نہیں ہو سکتا متی اور لوقا کی انجیلوں میں یسوع کا نسب نامہ بیان ہوا ہے۔ پس جس شخص کا شجرہ نسب ہو وہ قدیم نہیں ہو سکتا اور نہ پیدا ہونے کے نقص سے پاک ہو سکتا ہے اور جو چیز پیدا ہو اُس کو حدوث اور تغیر لازم ہے۔

یہ انجیلیں واقعہ صلیب کے تقریباً ایک سو سال کے بعد لکھی گئی تھیں اُس وقت تک عیسائی یسوع کو خُدا کا بیٹا نہ مانتے تھے ورنہ یسوع کا شجرہ نسب جو انسانی نسل پر مشتمل ہے کیا معنی رکھتا ہے یسوع قدیم سے نہ تھا جیسا کہ (کلسیوں باب ۱ آیت ۱۵) میں لکھا ہے کہ وہ مولود ہے یعنی مخلوق ہے ملاحظہ فرمائیں

"وہ اَن دیکھے خُدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے"۔

پس جو مولود ہو وہ قدیم اور غیر متغیر نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کتاب کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

"عیسائیوں کی یہ ایک بڑی غلطی ہے کہ وہ ایک عاجز انسان کو خُدا کہتے ہیں"۔

عیسائیوں کے خُدا کو یہودیوں نے گرفتار کر لیا تاکہ اُسے قتل کر دیا جائے یا صلیب دے کر مار دیا جائے۔ گرفتاری کی حالت میں یسوع اپنے عجز کا برملا اظہار کرتا رہا۔ مرقس باب ۱۴ آیت ۴۶ میں لکھا ہے۔

"انہوں نے (یہودیوں نے) اس پر (یسوع پر) ہاتھ ڈال کر اُسے پکڑ لیا"۔

مرقس باب ۱۵۔ آیت ۳۴ میں یسوع اپنے انتہائی عجز کا اظہار کرتے رہے "ایلوہی ایلوہی لما شبقتنی" اے میرے خُدا! اے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خُدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خُدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اُس کے سوا کوئی خُدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں"۔

یسوع نہ مصلوب ہُوا نہ ملعون بنا

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع مصلوب ہُوا اور مصلوب ہونے سے ملعون ٹھہرا گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳ میں مذکور ہے

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اُس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" فرماتے ہیں:

"انجیل کو پڑھ کر دیکھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاف دعویٰ کرتے ہیں کہ میں جہاں کا نور ہوں۔ میں ہادی ہوں اور میں خُدا سے اعلیٰ درجہ کی محبت کا تعلق رکھتا ہوں اور میں نے اُس پاک پیدائش پائی ہے اور میں خُدا کا پیارا بیٹا ہوں پھر باوجود ان غیر منفک اور پاک تعلقات کے لعنت کا ناپاک مفہوم کیونکر مسیح کے دل پر صادق آ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں پس بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا۔ یعنی صلیب پر نہیں مرا۔ کیونکہ اُس کی ذات صلیب کے نتیجہ سے پاک ہے اور جبکہ مصلوب نہیں ہوا تو لعنت کی ناپاک کیفیت سے بے شک اُس کے دل کو بچایا گیا اور بلاشبہ اُس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ وہ آسمان پر ہرگز نہیں گیا کیونکہ آسمان پر جانا اس منصوبہ کی ایک جزو تھی اور مصلوب ہونے کی ایک فرع تھی پس جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نہ لعنتی ہوا اور نہ تین دن کے لئے دوزخ میں گیا اور نہ مرا تو پھر یہ دوسری جزو آسمان پر جانے کی بھی باطل ثابت ہوئی"۔

قارئین بدر اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ آسمان پر یسوع کے جانے کا ذکر صرف مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں ہے باقی دو انجیلوں میں کوئی ذکر نہیں بائبل سکالرز کی تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان انجیلوں میں ابتداء میں آسمان پر جانے کا ذکر موجود نہ تھا ایک منصوبہ کے ماتحت بہت بعد کے زمانہ میں آسمان پر جانے کا ذکر مرقس اور لوقا کی انجیلوں میں داخل کر دیا گیا اب یہ ذکر حذف کر دیا گیا ہے وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار: سید عبدالعزیز نیو جرسی امریکہ

مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

ہر اک پیر و برنا کو جا کر بتا دو
بہ بانگ دہل تم یہ مژدہ سنا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

وہ ہیں منتظر جو مسیح کے سما سے
یہ آیاتِ قرآں سے اُن کو بتا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے!

اس مہدیٔ دوراں کے تم بن کے خادم
پیام اس کا دُنیا میں جا کر سنا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے!

یہ دورِ طاہر دا طہر جو آیا!!
یہ اقصائے عالم میں جا کر سنا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

ہے وقت آیا اب جو فتح و ظفر کا
یہ نعرے لگا کر جہاں کو جگا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

کلامِ خدا لے کے ہاتھوں میں اپنے
شیاطیں کی فوجوں کو یکسر بھگا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

حکومت محمدؐ کی ہو گی ظفر اب
بفضلِ خدا بات سب کو بتا دو
مسیح آگیا ہے مسیح آگیا ہے

(مبارک احمد ظفر (واقفِ زندگی) ربوہ)

تصحیح: بدر نمبر ۲ مورخہ ۱۰ صفحہ ۵ کالم ۱ کا آخری پیراگراف اس جملہ سے شروع ہوتا ہے کہ "دہلی میں آپ کے ارشاد پر جامع مسجد میں ۶ اپریل ۱۹۳۴ء کو جلسہ منعقد کیا گیا تھا" اس جملہ میں خط کشیدہ الفاظ "جامع مسجد میں" درست نہیں بلکہ زائد ہیں قارئین اسکی درستی فرمالیں (ادارہ)

امامِ آخر الزمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکرِ خیر قرآن مجید اور احادیث میں

از محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دُنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کی مستند کتابوں میں آخری زمانہ کے بارے میں یہ ذکر آتا ہے کہ رُوحانی لحاظ سے وہ زمانہ کا تاریکی کا زمانہ ہوگا جس میں لوگ خُدا تعالےٰ سے دُور ہوں گے پاپوں اور بُرے کاموں کی طرف اُن کا رجحان ہوگا اور اس ذکر کے ساتھ ان کتابوں میں یہ خبر بھی بڑی کثرت سے ملتی ہے کہ اس وقت ایک موعود مصلح ظاہر ہوگا جو اس تاریکی کو دُور کرکے دُنیا میں نُور کو پھیلائے گا اور دھرم و مذہب کا پھر سے قیام کرے گا۔

قرآن مجید اور احادیث میں بھی آخری زمانہ میں ایک امام مہدی اور مثیلِ مسیح کی پیشگوئی موجود ہے۔ ہزاروں اولیائے کرام اور بزرگانِ سلف نے اپنے رؤیا، کشوف اور الہامات کے ذریعہ خُدا تعالےٰ سے علم پاکر بتایا ہے کہ اس مسیح و مہدی کا ظہور چودھویں صدی ہجری میں ہوگا اور اسی زمانہ کو آخری زمانہ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مسلمانوں میں شروع سے ہی امام مہدی کے بارہ میں انتظام ہونے لگا تھا کیونکہ عام خیال یہ تھا کہ امام مہدی مسلمانوں کی بگڑی بنائیں گے۔ چنانچہ اموی عباسی نیز فاطمی دور میں امام مہدی کے بارہ میں مختلف احادیث وضع بھی کی گئیں دُوسری طرف عیسائی قوم نے یہ عقیدہ پھیلایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان پر جا چکے ہیں اور وہاں وہ الآن کما کان موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے مسلمانوں نے بھی اس عقیدے کی روشنی میں مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا انتظار شروع کیا اور احادیث میں امام مہدی کی آمد کے تذکرے کی بناء پر یہ عقیدہ قائم کیا کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو حضرت امام مہدی زمین سے ظاہر ہو کر اسلام کو دُنیا میں پھیلائیں گے مسلمان علماء نے مسیح کے آسمان سے اُترنے اور امام مہدی کے زمین سے ظاہر ہونے کے عقیدے کی بناء بعض کمزور احادیث پر رکھی اور قرآن مجید کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ قرآن مجید کے کسی مقام پر اور نہ ہی کسی مستند صحیح حدیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کے اسی جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان پر جانے اور پھر اسی جسم کے ساتھ آسمان سے نزول کا تذکرہ ملتا ہے بلکہ قرآن مجید نے تو بڑی وضاحت کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی وفات کا تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بتایا ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں مثیلِ مسیح کا ظہور ہوگا نہ کہ بنی اسرائیلی مسیح کا آسمان سے نزول ہوگا۔

قرآن مجید کی سورہ صف میں مسیح علیہ السلام کے مثیل کی آمد کا تذکرہ بڑی وضاحت سے ملتا ہے چنانچہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات میں اللہ فرماتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ
یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا
بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ
بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا
جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا
سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ
الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی
الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یُرِیْدُوْنَ
لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ
الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ
لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ
وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝

(سورہ صف)

(ترجمہ) ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسُول ہو کر آیا ہوں جو کلام مجھ سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات میں اس کی تصدیق کرتا ہوں (یعنی اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ درست ہیں ان کی میں تصدیق کرتا ہوں) اور ایک اور رسُول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسُول دلائل لے کر آ گیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور وہ اسلام کی طرف بُلایا جائے گا اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نُور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نُور کو پُورا کرکے چھوڑے گا خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں"۔

ان آیات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی تصدیق کرتا ہوں جو تورات میں موجود ہیں تورات میں حضرت مُوسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی آمد کے بارہ میں پیشگوئیاں فرمائی ہیں حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ تورات کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ عظیم الشان نبی مثیلِ مُوسیٰ علیہ السلام ضرور ظاہر ہوگا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی وضاحت کی گئی ہے۔

۲۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ فرمایا میں ایک اور رسُول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ یہ رسُول تورات میں بیان کردہ رسُول مثیلِ مُوسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہے۔ عربی زبان میں بشارت نئی خبر کو کہتے ہیں۔ تورات کی خبر کی تصدیق کرنے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک اور نبی کے آنے کی بشارت دی اور فرمایا کہ اس آنے والے رسُول کا نام احمد ہوگا اس میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے مثیل کی آمد کی خبر دی ہے اور اُس کا نام احمد بتایا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جو آپ کی والدہ محترمہ اور آپ کے بزرگوار دادا نے رکھا وہ محمد تھا۔ قرآن مجید میں آپ کا ذاتی نام محمد بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نیز مخالفین جب آپ کو گالیاں دیتے اور آپ کو بُرا بھلا کہتے تو آپ کا نام مذمّم کے نام سے یاد کرتے۔ اس کے جواب میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ فرماتے یہ لوگ تو مذمّم کو بُرا بھلا کہتے ہیں جب کہ میں "محمدؐ" ہوں۔

۳۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جب وہ احمد نام کا نبی آئے گا تو کہا جائے گا یہ جھوٹا ہے اور سحر مبین لے کر آیا ہے۔

۴۔ وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ
ایک نہایت ہی اہم بات حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے مثیل کے بارہ میں یہ فرمائی کہ اسے اسلام کی طرف بُلایا جائے گا۔ اور کہا جائے گا تم کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو تم اسلام کی طرف آجاؤ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بانیٔ اسلام تھے آپؐ کو اسلام کی طرف نہیں بُلایا جا سکتا۔

(۵) --- یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ۔ اس احمد رسُول کی آمد پر اللہ کے نُور کو مونہہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کی جائے گی۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تلوار کے ذریعہ اسلام کو مٹانے کی کوشش کی گئی اس لئے حضور کو دفاع میں تلوار استعمال کرنی پڑی لیکن احمد نبی کے زمانہ میں اخبار، رسالوں، جلسوں اور خطابت بازی سے اس کے لائے ہوئے نُور کو بجھانے اور مٹانے کی کوشش کی گئی۔

(۶) --- ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ اس میں بتایا گیا ہے کہ خُدا تعالےٰ اپنے رسُول کو دینِ حق اور ہدایت دے کر بھیجے گا تاکہ اس احمد رسُول کے ذریعہ دین کو جملہ ادیان پر غالب کر دے۔

آیت کے اس حصّہ کے بارہ میں سُنّی اور شیعہ مفسرین متفق ہیں کہ اس آیت میں دینِ اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبے کا ذکر ہے۔ یہ غلبہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُوسری بعثت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ میں مہدی کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے مہدی کے معنے ہدایت یافتہ کے ہیں اور ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی کے معنیٰ بھی صاحبِ ہدایت رسُول کے ہیں۔ جو اسمِ مہدی کی طرف اشارہ ہے

قرآن مجید کی مذکورہ آیات کے ساتھ جب ان احادیث پر بھی غور کیا جائے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ابن مریم کے نزول کا ذکر فرمایا ہے۔ تو ان احادیث سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضورؐ نے ان میں مثیلِ ابن مریم ہی کا ذکر فرمایا ہے جس کو حضور نے امام کا نام بھی دیا ہے چنانچہ بخاری شریف باب نزول عیسیٰ ابن مریم میں مندرجہ ذیل احادیث کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابوہریرۃ واقرءوا ان شئتم۔ وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔

پھر فرمایا۔

ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم واما مکم منکم۔

بخاری شریف کی ان احادیث میں نزول عیسیٰ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلفیہ بیان ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے اور فرمایا وہ حکم اور عدل ہو کر آئیں گے اُمتِ مسلمہ کے اختلافات کو دُور کریں گے اُس وقت عیسائی مذہب زوروں پر ہوگا اس لئے کسر صلیب کریں گے یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے۔ وہ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو موقوف کریں گے۔ مال تقسیم کریں گے لیکن لوگ قبول نہیں کریں گے۔

دُوسری حدیث میں لفظ اماکم منکم فرما کر اس امر کی وضاحت کر دی کہ آنے والا مسیح موسوی نہیں بلکہ محمدی ہوگا وہ رسول اللہ کا اُمتی ہوگا اور مسلمانوں میں سے ہی اُن کا امام ہوگا۔

احادیث کے الفاظ میں نزول ابن مریم سے علماء نے مسیح کا یہ مطلب سمجھا ہے کہ نزول سے مراد آسمان سے نازل ہونا ہے اور ابن مریم کے الفاظ سے یہ مطلب نکالا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اصالتاً آسمان سے تشریف لائیں گے۔ حالانکہ عربی محاورہ کے مطابق نزول کا مطلب ایک مقام سے دُوسرے مقام تک جانے کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں حضرت رسول کریمؐ کی بابت آتا ہے۔ نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی مدینۃ۔ اس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے مدینہ نزول ہوا اب یہ تو ظاہر و باہر ہے کہ رسول اللہ کئی دن کی مسافت اونٹنی پر طے کرکے مدینہ تشریف لے گئے تھے اس کے باوجود عربی محاورہ میں آپ کی آمد کو نزول کے لفظ سے بیان کیا ہے اور ابن مریم کے الفاظ استعمال کر کے تشبیہ بلیغ استعمال کی گئی ہے۔ فصاحت و بلاغت کی کتابوں میں لکھا ہے۔ اذا حذف اداۃ التشبیہ فھو تشبیہ بلیغ۔ یعنی جب تشبیہ دیتے ہوئے حروف تشبیہ حذف کر دیئے جائیں تو اس صورت میں یہ تشبیہ بلیغ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کہا جائے ھو کالاسد (وہ شیر کی طرح ہے) اور جب حرف تشبیہ کو حذف کرکے یوں کہا جائے "ھو اسد" (وہ شیر ہے) تو وہ تشبیہ بلیغ ہو جاتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے محمدی مسیح کے لئے حرف تشبیہ ہٹا کر یہ الفاظ استعمال فرمائے کیف انتم اذا نزل ابن مریم۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا گویا وہ آنے والا وجود اپنی خو بُو۔ اپنی صفات اور حالات کے لحاظ سے ابن مریم ہی ہوگا لیکن ہوگا وہ مثیلِ ابن مریم۔

ایک اور حدیث میں اسی امام مہدی کو جسے آنحضرت صلعم نے ابن مریم کے الفاظ سے یاد کیا ہے اس کی بابت یہ بتایا گیا ہے کہ اس کا نام احمد ہوگا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابۃ تغزوا الھند وھی تکون مع المھدی اسمہ احمد

(رواہ البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک جماعت ہندوستان پر دشمنانِ

۲۴/مرم

گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے ۱۱ ویں سالانہ کانووکیشن میں

دو طلائی تمغوں کا اعزاز

قادیان کے ایک احمدی طالب علم اور ایک طالبہ نے حاصل کیا

قادیان ۱۴ امان (مارچ)۔ قارئین بدر کے لئے یہ خبر یقیناً دلی مسرت کا باعث ہوگی کہ گزشتہ سال گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے فائنل امتحانات میں اعلیٰ ترین کامیابی حاصل کر کے طلائی تمغوں کے حقدار قرار پانے والے ہونہار طلباء و طالبات میں محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ احمد حسین صاحب درویش کے نام بھی شامل ہیں۔ واضح رہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے بی اے آنرز (جغرافیہ) میں اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب نے ایم اے (اردو) میں یونیورسٹی کے تمام طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کو اُن کی اس نمایاں کامیابی کی بناء پر یونیورسٹی کی طرف سے غیر مشروط طور پر ایم اے کا وظیفہ بھی ملتا تھا۔ مگر مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کے باعث داخلہ نہ لیا جا سکا۔

مورخہ ۱۱/۳/۸۴ کو منعقدہ گورونانک دیو یونیورسٹی کے ۱۱ ویں سالانہ کانووکیشن میں طلائی تمغے ریزروبنک آف انڈیا کے گورنر جناب سردار منموہن سنگھ صاحب نے اور ڈگریاں جناب وائس چانسلر صاحب نے تقسیم کیں اس موقعہ پر ممبران پارلیمنٹ کے علاوہ بہت سی دُوسری معزز شخصیتیں بھی موجود تھیں۔ گورنمنٹ کالج فار وومن امرتسر جس میں صاحبزادی صاحبہ نے بی اے آنرز کیا ہے کی طرف سے بھی ان کو ایک طلائی تمغہ اور ایک ROLL OF HONOURS کا سرٹیفکیٹ ملا ہے اس موقعہ پر وائس چانسلر گورونانک یونیورسٹی بھی معزز شخصیتوں میں موجود تھے۔ یہ انعام پرنسپل صاحبہ کالج نے تقسیم کئے تھے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے اپنا طلائی تمغہ اور ڈگری حاصل کرتے وقت اسلامی پردہ کی درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تمام احمدی طالبات کے لئے ایک بہترین اور قابلِ تقلید مثال قائم کی فجزاہا اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ان اعزازات کو اسلام و احمدیت کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مزید اعلیٰ اور نمایاں ترین کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (ادارہ)

چندہ بدر کی ادائیگی اور توسیعِ اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے

۲۳

اسلام سے جہاد کرے گی اور وہ جماعت امام مہدی کے ساتھ ہوگی اس مہدی کا نام احمد ہوگا وہ موعود مہدی جس کا ذکر سورہ صف میں ہے اور جس کا نام احمد بتایا گیا ہے اور احادیث میں جس کو ابن مریم کے نام سے یاد کیا گیا ہے یہ امام مہدی ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جن کا ظہور چودھویں صدی ہجری میں قرآن مجید اور احادیث کی بشارتوں کے مطابق ہوا آپ ۱۸۳۵ء مطابق ۱۲۵۰ ہجری میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۷۵ء مطابق ۱۲۹۰ ہجری جبکہ آپ کی عمر چالیس سال تھی وحی و الہام سے مشرف ہوئے چودھویں صدی ہجری کے شروع میں یعنی ۱۳۰۶ ہجری میں امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا بموجب حکم الٰہی دعویٰ فرمایا ۱۳۱۱ ہجری (۱۸۹۴ء) رمضان شریف کے مہینہ میں چاند اور سورج گرہن کے عظیم آسمانی نشان نے آپ کی تصدیق کی آپ اسلام کے عظیم جرنیل کی طرح ہر محاذ میں فتح نصیب کامیاب ہوئے۔ آپ کی تائید میں ہزاروں نشانات زمین و آسمان سے ظاہر ہوئے۔ آپ نے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کا ایک مستقل نظام قائم فرمایا۔ آپ کی قائم کردہ جماعت جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ ایک مضبوط نظام خلافت سے منسلک ہو کر اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کر رہی ہے۔

نوٹ:۔ یہ مضمون جلسہ سالانہ ۸۲ء کی تقریر سے ماخوذ ہے اس کا باقیماندہ حصہ بعد میں پیش کیا جائیگا۔

رشتہ و ناطہ کے بارہ میں حکم و عدل کا واضح فیصلہ

اور

ہماری ذمہ واریاں

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء انچارج احمدیہ مسلم مشن شاہجہانپور (یو پی)

مذہب اسلام ایک کامل دین ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے اس نے جہاں اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ اولاد کی تربیت کا خاص اہتمام کیا جائے اور وہ ذرائع بتائے ہیں جس سے اولاد کی صحیح تربیت ہوتی ہے وہاں اس نے اس مرکزی نقطہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اولاد کے اچھے یا برے ہونے کا بڑا انحصار بیویوں پر ہوتا ہے اس لئے اسلام نے شادی کے لئے خاص قوانین مقرر فرمائے ہیں۔

اسلام کے مطابق کسی مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مشرکہ عورت سے شادی کرے۔ مومنوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ مومن عورتوں سے شادی کریں۔ آزاد مومن عورتیں ہوں یا ایماندار لونڈیاں ہوں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ...الخ (البقرہ ۲۲۲)

یعنی اور تم مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں نکاح نہ کرو اور ایک مومن لونڈی ایک مشرک عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے اور مشرکوں سے جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں (مسلمان عورتیں) مت بیاہو اور ایک مومن غلام ایک مشرک (آزاد) سے (بھی) خواہ وہ تمہیں (کتنا ہی) پسند ہو یقیناً بہتر ہے۔

یہ وہ ضابطۂ حیات ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اگر یہ صورت میسر نہ ہو تب ضرورت کے وقت شریعت نے مسلمان مردوں کو اہل کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت دی ہے۔ مسلمان عورتوں کے لئے یہی قانون ہے کہ ان کی شادی ہمیشہ مسلمان مرد سے ہو۔ غیر مسلم مرد سے مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں۔ اس قانون کے اندر بھی درحقیقت یہی راز ہے کہ بچے ماؤں سے متأثر ہوتے ہیں اور ان کی اگلی نسلوں کی تربیت کا دارومدار زیادہ تر ماؤں پر ہوتا ہے۔

مسلمانوں نے جب تک اسلامی قوانین کی پابندی کی ان کی قوم کا مستقبل درخشندہ رہا مگر جب انہوں نے اسلامی قوانین کو نظر انداز کر دیا جن میں ایک قانون نکاح بھی ہے تو ان کی حالت گرتی چلی گئی اور اسلامی معاشرہ میں کئی قسم کی قباحتیں پیدا ہو گئیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کا یہ مشہور الہامی شعر ہے:-

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(تذکرہ ص۵۴۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دوسرے الہامات میں بھی مذکورہ غرض کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے چنانچہ الہام ہے:-

كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔

(تذکرہ ص۷۹)

کہ اے لوگو تم ایک گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی غلامی کا سامان عطا فرمایا۔

نیز فرمایا:-

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(تذکرہ ص۲۲۶)

یعنی اے مسیح موعود خدا ایسا نہیں کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے اور خدا اپنے امر پر غالب ہے۔ مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ان الہامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کی روشنی میں ضروری ہے کہ جماعت اس کا اہتمام کرتی رہے۔ اس کی ہر آئندہ نسل نیک اور متقی ہو اس کی صحیح تربیت کی جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں جماعت کو اسی امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ مرد نیک با اخلاق اور صحیح عقائد رکھنے والی عورتوں سے شادی کریں اور با اخلاق اور صحیح عقائد رکھنے والے مردوں سے اپنی بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ کی شادی کریں اور دینداری کو ہر پہلو سے مقدم رکھا جائے۔

ان ہدایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کا معیار تقویٰ بلند تر ہو گیا اور نئی نسل احمدیت و اسلام کے جھنڈے کو تھامنے کے قابل ہو گئی۔ مگر کچھ عرصہ سے جماعت کے بعض حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات کو نظر انداز کرنے کے باعث جماعتی طور پر رشتہ ناطہ کے معاملات میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ بعض کمزور ایمان والے احمدی گھرانے غیر از جماعت لوگوں سے رشتہ ناطہ کرنے لگے ہیں جس کے نتیجہ میں ایسے لوگ جماعت سے آہستہ آہستہ دور ہوتے جا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ موجودہ زمانہ میں خدا کی رضامندی کے حصول کا یہی طریق ہے کہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت اور غیروں میں امتیاز کے لئے جہاں نماز کے بارہ میں فرمایا کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ) وہاں رشتہ ناطہ کے بارے میں بھی بالوضاحت ارشاد فرمایا کہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے نہ کیا جائے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ اور عنقریب بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اس لئے قرینِ مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل واقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں اُن سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیزگاری میں۔ خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے ہیں یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثنا خواں اور تابع ہیں"۔

نیز فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے قابل نہیں جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں ہوگا تمام جماعت غور سے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے"۔

(اپنی جماعت کے لئے ضروری اشتہار مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ حضور علیہ السلام کی اس تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آیت وَلَا تنکحوا المشرکین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"اسی بناء پر ہمارے امام نے حکم دیا کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں نہ دو کیونکہ ان میں بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائے گا"۔

اور غیر احمدیوں کے شرک کی تشریح میں فرماتے ہیں:- (باقی ص۱۴ پر دیکھئے)

مدفون خزائن

(از مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور (پاکستان)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ امت مسلمہ کو ایک خوشخبری یہ بھی دی تھی کہ جب امام مہدی آئے گا تو وہ خزانے لٹائے گا جنہیں لینے سے لوگ انکار کریں گے۔ چنانچہ خدائی وعدوں اور پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور آپ نے جو خزانے لٹائے وہ علمی بھی تھے مالی بھی، قومی بھی تھے اور انفرادی بھی، ملکی بھی تھے اور غیر ملکی بھی۔

جہاں تک مالی خزانوں کا تعلق ہے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں وہ لوگ جو معمولی حیثیت رکھتے تھے اور معاشرہ میں ان کا کوئی مقام نہ تھا انہوں نے جب حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی اور اپنے اس عہد بیعت کو پوری وفاداری سے نبھایا تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کو بلکہ ان کی اولادوں کو بھی اتنی برکت دی کہ آج وہ پہچانے نہیں جاتے۔ ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جنہوں نے اس زمانہ میں چند آنے دیئے تھے آج اللہ تعالیٰ نے ان کو لاکھوں سے نوازا ہے۔

اسی طرح سے علمی خزانوں کا جہاں تک تعلق ہے وہ جو بالکل ان پڑھ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و معرفت سے نوازا۔ آج بھی جو شخص علم و معرفت کی یہ دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کے لئے دروازہ کھلا ہے اور وہ دروازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہے۔ حضور کی تصانیف علوم روحانی کا منبع، قرآن حکیم کی تفسیر اور علم لدنی کا سمندر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ماننے والوں نے علم و معرفت میں کمال حاصل کرکے دوسرے لوگوں کا منہ بند کر دیا ہے۔ ان علوم کی اہمیت اور ضرورت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

(۱)— "وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم)

(۲)— "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۵)

۳— "اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں... ... خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کردوں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۷ و صفحہ ۵۸)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اس خزانہ کی طرف جماعت کو ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے فرماتے ہیں:-

"چھوٹے چھوٹے رسالوں کے سبب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے اُن میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے۔"

(بدر ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء)

انہی علوم کی عظمت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جن کے متعلق پیشگوئی تھی کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:-

"جو کتابیں ایسے شخص نے لکھیں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے ملائکۃ اللہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات و معارف کھلتے ہیں۔ حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیض حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ سے نئے علوم کھلتے ہیں۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۹۱)

اسی طرح قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے نوجوانوں کو خصوصاً اسی بات کی طرف توجہ دلائی آپ فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب دراصل اسلامی علوم کا ایک بحرِ ذخّار اور ایک قیمتی خزانہ ہیں ان علوم سے بہرہ ور ہونے اور اس دولت بے بہا سے خود کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی مالا مال کرنے میں کسی دم غافل نہیں رہنا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

نیز فرمایا:-

"اپنے مقام کی عظمت کو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑھنا بھی از حد ضروری ہے۔"

(خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۷۷ء)

ان حوالہ جات سے یہ بات عیاں ہے کہ تمام دینی و دنیوی علوم کے حصول بلکہ خدائی فرشتوں کے نزول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ جس سے نئے نئے علوم کے نکات کھلتے ہیں۔ معرفت اور قرب الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہم نے ان کتب کا مطالعہ کیا تو یقیناً ہم پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوں گے اور اس کی تائید و نصرت ہمارے شامل حال رہے گی۔ اے اللہ تو ہمیں توفیق دے کہ ہم ان خزانوں کو پانے والے ہی نہیں بلکہ لوٹنے والے ہوں تاکہ ہمیں تیری رضا حاصل ہو آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رشتہ ناطہ کے بارے میں حکم و عدل کا واضح فیصلہ

صفحہ ۱۳ سے آگے

"مشرک ہونے کا بلا تحقیق ہی کہا مسیح کے مسئلہ میں جو خوفناک گمراہی ان کے اندر ہے وہ کم نہیں وہ کونسی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہیں کرتے خالق مخلوق اللہ اسے مانتے ہیں احیائے موتی اس کی طرف منسوب کرتے ہیں عالم الغیب اسے جانتے ہیں۔ حرام اور حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔ پھر وہ ختم نبوت کے بھی قائل ہیں پس ایسے مشرک لوگوں سے باہمی تعلق ازدواج قائم کرنے میں سراسر نقصان ہے اس لئے امام نے منع فرمایا ہے۔ جن لوگوں نے حضرت امام کی نصیحت پر عمل نہیں کیا نتیجہ انہوں نے بھی نہیں پایا۔"

(درس القرآن صفحہ ۵۱)

ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل تحریر فرماتے ہیں:-

"میاں محمد امین آپ کی قوم سے ہیں اور حضرت صاحب کے مخلص ہیں اور جہاں تک مجھے یقین و علم ہے آپ کی قوم سے اور کوئی بھی احمدی نہیں اور حضرت صاحب کا صاف و صریح حکم ہے کہ بدوں احمدی کے لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے اس لئے انسب یہی ہے کہ آپ یہ رشتہ منظور کر لیں۔"

(نور الدین ۸ جون ۱۹۰۶ء الفضل ۱۵/۲ ۲۴)

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات رشتہ ناطہ کے بارے میں بالکل واضح ہیں۔ بلکہ حضور علیہ السلام کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ اگر احمدی ہونے سے پہلے کا کوئی رشتہ کیا ہوا ہے تو اسے بھی توڑ کر خدائی منشاء کو پورا کرنا اور امتیاز پیدا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی ایک مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے کہ نہیں فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ شہد نہ کھائیں گے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جائے علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اس لئے ہے کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جائیں منگنی نکاح نہیں کہ اس کا توڑنا گناہ ہو۔"

(بدر ۷ جون ۱۹۰۷ء)

پس حکم و عدل کے فیصلہ کو قبول کرنا واجبات میں سے ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے اور جو مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں۔"

(اربعین صفحہ ۳۴)

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر چلنے اور خدا کی رضا مندی پر چلنے کی توفیق دے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

لجنہ اماء اللہ قادیان

مکرمہ ثریا بانو صاحبہ نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان جلسہ یوم مصلح موعودؓ بعد دوپہر دو بجے احاطہ نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا اور مکرمہ امۃ اللہ سلطانہ صاحبہ نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرمہ امۃ المنان صاحبہ، مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ، مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ، مکرمہ امۃ المومن صاحبہ، مکرمہ مظفر محسنہ صاحبہ، مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ، مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ۔ مکرمہ افتخار محمود صاحبہ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اور مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لجنہ کے پروگرام میں درج ذیل ناصرات کی بچیوں نے بھی چھوٹی چھوٹی تقاریر کیں۔ عزیزہ شاہین اختر۔ عزیزہ شاہدہ تنویر۔ عزیزہ طیبہ صدیقہ۔ عزیزہ امۃ الحکیم۔ عزیزہ زرینہ بیگم۔ عزیزہ امۃ الحکیم۔ عزیزہ نغمہ ریحانہ۔ عزیزہ امۃ القیوم ناصرہ اور عزیزہ خورشید ریحانہ چیمہ۔

نظمیں عزیزہ ریحانہ پروین، عزیزہ روبینہ شاہین، عزیزہ فوزیہ انجم اور عزیزہ امۃ الصبور نے سنائیں۔ اسی طرح پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق ناصرات کی بچیوں نے سوال وجواب کا پروگرام پیش کیا۔ مورخہ ۱۸ فروری سے ۳ حلقوں کے تحت لجنہ اور ناصرات کی کمیٹیاں ہوئیں۔ مورخہ ۱۹ فروری کو لجنہ اور ناصرات کا پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ہی دینی امتحان لیا گیا۔ قبل از اختتام جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دینی امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ اور ناصرات کو انعامات تقسیم فرمائے۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں مورخہ ۲۱ فروری کو بیت بازی کا مقابلہ بھی رکھا گیا۔ الحمد للہ تمام پروگرام بے حد دلچسپ رہے۔

کیندراپاڑہ

مکرم سید غلام ابراہیم صاحب کیندراپاڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم شیخ محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت انعقاد پذیر ہوا۔ مکرم شیخ بشیر الدین صاحب اور مکرم شیخ سخاوت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیز سید ابو نصر صاحب عزیزان عبد الرحمٰن، عبد السلام، ظفر اللہ اور عزیزہ انیسہ بیگم صاحبہ، منیرہ بیگم، فردوس بیگم۔ تنویر یاسمین اور زہرا خاتون نے نظمیں سنائیں۔ بعدہٗ خاکسار سید غلام ابراہیم عزیزہ شکیلہ نازنین۔ عزیز شیخ سلیم احمد مکرم مرشد احمد صاحب۔ عزیزہ شمیمہ بیگم۔ عزیزہ انجم آراء۔ عزیزہ زاہدہ مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

کلکتہ

مکرم محمد خیر وزالدین انور صاحب کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم سید نور عالم صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز مکرم مبشر احمد صاحب سہگل کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید نسیم احمد صاحب قائد مجلس کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہٗ صدر محترم نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج نے پیشگوئی کا متن سنایا اس کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب سہگل خاکسار محمد خیر وزالدین انور۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عزیز طفیل احمد ابن مکرم سید نور عالم صاحب اور مکرم ماسٹر مشرقی علی صاحب ایم اے نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ناصر آباد

مکرم عبد المنان صاحب زاہد سیکرٹری تبلیغ ناصر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر المقابل کا ایک اجلاس ہوا جس میں مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ دن میں خدام نے چند ورزشی مقابلہ جات اور شام کو مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب انور کی تلاوت کلام پاک اور مکرم غلام احمد صاحب قوال کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب عابد۔ مکرم غلام نبی صاحب پڈر۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر اور صدر جلسہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

شورت

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب، عادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز مکرم غلام احمد شاہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شاہزاد احمد ناصر صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر۔ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر مکرم شیخ عبد العلی صاحب معلم وقف جدید اور صدر مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کیے بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

پنکال

مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ پنکال تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم اعتزاز خان صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم سلاباز خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عبد الرحمٰن صاحب مکرم جمعہ خان صاحب مکرم سلاباز خان صاحب۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

کانپور

مکرم قمر عالم صاحب، سربراہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد رشید صاحب صدیقی اور مکرم حاجی ظفر عالم خان صاحب نے نظمیں پڑھیں افتتاحی صدارتی تقریر کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی خاکسار قمر عالم سولیجہ۔ عزیز محمد فرید انور۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب۔ مکرم حاجی محمد ظفر عالم خان صاحب۔ مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ مکرم ظفر عالم صاحب سولیجہ اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی تقاریر کے دوران مکرم آفتاب احمد خان صاحب اور مکرم عبد الستار صاحب صدیقی نے نظمیں پڑھیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

بنگلور

مکرم مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز اسلم پاشا صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم برکات احمد صاحب نے عہد دہرایا اور مکرم محمود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار مرزا عبد الرحمٰن بیگ، مکرم برکات احمد صاحب۔ مکرم مولوی ایم کریم احمد صاحب۔ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب۔ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

بھاگلپور

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم سید عاشق حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد مبین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا اور جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم جاوید خورشید احمد صاحب مکرم احمد رضا خان صاحب مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

حیدرآباد

مکرم محمد شمس الدین صاحب فاضل قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۳ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ افضل گنج میں مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم عبد الواصف صاحب انصاری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب مکرم ناظم الدین ارشاد صاحب، مکرم ضیاء الدین صاحب، مکرم عبد القیوم صاحب نسیم مکرم مولوی سراج الحق صاحب خاکسار قائد مجلس اور صدر جلسہ نے بھی

پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی۔ تقاریر کے دوران مکرم عبد القیوم صاحب نے نظم سنائی بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(۱) — جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی معیاد (۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء) کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا اُمراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ مہربانی فرماکر اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسبِ قواعد انتخاب کروا کر مفصّل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرض کارروائی بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے اُمراء، صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جاچکی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۲) — نظارت ہذا کے اس اعلان کے بعد جملہ امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات ہونے والے ہیں اور مُرسلہ قواعد کا احبابِ جماعت میں اعلان کیا جائے تاکہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم نہ رہ جائے اور وہ یہ اعتراض نہ کرسکے کہ مجھے علم نہیں ہوا۔

(۳) — نظارت ہذا اُمید کرتی ہے کہ جملہ امراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابندی کریں گے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

(۴) — مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد تحریک جدید وقفِ جدید اور معلمین وقفِ جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ۸۳ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کروائیں ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسبِ قواعد ہو رہی ہے یا نہیں اس غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی کارروائی کو مدِّنظر رکھا جائے۔

نوٹ: — اگر کسی جماعت میں قواعد انتخاب کی کاپی نہ ملی ہو تو دفتر نظارت عُلیا میں اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوائی جاسکے۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

احمدی ڈاکٹروں اور انجینئروں کے بارہ میں ضروری اعلان

قبل ازیں اخبار بدر میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ بزرگانِ سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں ہندوستان کے احمدی ڈاکٹروں، انجینئروں اور آرکیٹیکٹوں کی علیحدہ علیحدہ ایسوسی ایشن بنانا مطلوب ہے۔ لہٰذا جملہ احمدی ڈاکٹر، انجینئر اور آرکیٹیکٹ صاحبان اپنے کوائف (نام مکمل پتہ اور ملازمت کی نوعیت) نظارت امورِ عامہ کو بھجوادیں۔ مگر ابھی تک نظارت ہذا کو ہمارے سبھی کوالیفائڈ احمدی ڈاکٹروں اور انجینئروں کی جانب سے مطلوبہ کوائف ارسال نہیں کئے گئے ہیں اور اس طرح ایسوسی ایشن بنانے کے کام میں تاخیر واقع ہوتی جارہی ہے۔ جو کہ درست نہیں ہے۔ سو اعلان ہذا کے ذریعہ ایک بار پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہمارے ایسے احمدی ڈاکٹر، انجینئر اور آرکیٹیکٹ صاحبان جنہوں نے ابھی تک مطلوبہ کوائف نظارت ہذا کو ارسال نہیں کئے ہیں وہ بلا مزید تاخیر نظارت ہذا کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں تاکہ اس تعلق میں ضروری کارروائی کی جلد تکمیل کی جاسکے۔ تاکہ ساری دُنیا کے احمدی ڈاکٹروں، انجینئروں اور آرکیٹیکٹوں کی جو ایسوسی ایشن بنی ہے اس میں آپ کو شامل کیا جاسکے۔

نوٹ: — احمدی ڈاکٹر جو M.B.B.S. یا اس کے مساوی کوئی ڈگری رکھتے ہوں وہ ہی اپنے مطلوبہ کوائف ارسال فرمائیں۔ اسی طرح B.V.Sc ڈاکٹر مویشیان بھی نظارت ہذا کو مندرجہ بالا اعلان کے مطابق اپنے کوائف ارسال کریں۔

ناظرِ امورِ عامہ قادیان

یومِ مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ کا دن جماعتِ احمدیہ میں ایک تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام لدھیانہ بحکمِ ربّانی بیعت لے کر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ معمول اس دن جلسے کر کے رودادِ جلسہ نظارت دعوت و تبلیغ میں بھجوادیں۔ مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کرسکتی ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نصابِ دینی امتحان برائے جماعتہائے احمدیہ ہند

جُملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی امتحان کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیّت" بطور نصاب مقرر کی ہے۔ اس کا امتحان مورخہ ۲۸ اگست (ظہور) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز اتوار ہوگا۔ احباب ابھی سے اس کا مطالعہ شروع کر دیں اور اس دینی امتحان میں شریک ہوکر اس کی برکات و فیوض سے مستفید ہوں نیز سیکرٹری صاحب تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت نظارت ہذا میں ارسال فرمادیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تیسرا آل اڑیسہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

جُملہ اراکین مجلس انصار اللہ بالخصوص اراکین مجلس ہائے اُڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسرا آل اُڑیسہ سالانہ اجتماع بمقام کرم ڈاپلی مورخہ ۹، ۱۰ اپریل ۸۳ء کو منعقد ہوگا۔ جُملہ اراکین مجلس ہائے اُڑیسہ اس میں شرکت فرماکر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان شریکِ اجتماع ہوکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے تازہ ارشادات اور جلسہ سالانہ ربوہ کے چشم دید حالات سُنائیں گے۔ اجتماع کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے احباب دعائیں فرمائیں۔

المُعلن۔ انیس الرحمٰن خان
ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اُڑیسہ

درخواست ہائے دُعا

★ — مکرم عبدالرشید صاحب تبسم کارکن وقفِ جدید ربوہ اپنی نانی اور والدہ محترمہ کی کامل صحت و شفایابی، کراچی میں مقیم بھائی کی خانگی پریشانیوں کے ازالہ اور خود کو بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا ہونے کے لئے۔ ★ — مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب فانی مقیم وشاکھاپٹنم (آندھرا) معدہ کے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت و شفایابی کے لئے۔ ★ — مکرم فاروق احمد صاحب شاہ آباد (کرناٹک) دینی و دنیوی ترقیات اور خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔ ★ — مکرم منیر الدین صاحب ننگلی کارکن نظارت علیاء قادیان اپنی نانی محترمہ (مقیم ملتان) کی کینسر کے موذی مرض سے کلی شفایابی اور صحت و عافیت کے لئے۔ ★ — مکرم محمد شمس الدین صاحب چنچل گوڑہ حیدرآباد اپنے بڑے بیٹے عزیز محمد سلیم الدین بی ایس سی کی بہتر ملازمت نیز دوسرے بیٹے عزیز محمد کلیم الدین سلمہٗ اور بیٹی عزیزہ عائشہ فرزانہ سلمہا کی علی الترتیب بی ایس سی اور میٹرک کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اقوامِ عالم — کا — موعود ...... بقیہ صفحہ (۵)

جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رُو سے مَیں وہی ہوں ۔ یہ خیال اور قیاس نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے ...... یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر مَیں نہیں رہ سکتا۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعویٰ فرمایا کہ آپ دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہیں تو سب قوموں نے آپؑ کی تکذیب و مخالفت کی ۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارات دی تھیں کہ آپ ہی کامیاب و کامران ہوں گے ۔ اور مخالفین اپنے منصوبوں میں ناکام رہیں گے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی ہر رنگ میں تائید و نصرت فرمائی ۔ اور آپ کو آپ کے مقاصد میں کامیاب فرمایا ۔ اور آپ کو اسلام کی اشاعت کی تڑپ رکھنے والی ایک جماعت عطا فرمائی جو دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔ اور دُنیا میں پھیل رہی ہے ۔ یہ سب امور ثابت کرتے ہیں کہ آپؑ خدا کے سچے رسُول اور اوتار ہیں ۔ اور وہی موعود اقوامِ عالم ہیں جن کی آمد کے متعلق مختلف مذاہب میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ۔

مبارک ہے وہ جو سنجیدگی سے ان باتوں پر غور کرتا اور اس موعود اقوامِ عالم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

—×—×—×—

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفاصیل کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت ——— قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان ۔
(۵) ایڈیٹر کا نام ——— خورشید احمد انور ۔
قومیت ——— ہندوستانی ۔
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان ۔
(۶) اخبار کے مالک نیز یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں ۔

(ملک) صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پبلشر قادیان

ولادت

مورخہ ۳؍۳؍۸۳ء کی صبح اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز بشیر الدین صاحب کارکن فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام "نور الدین" تجویز فرمایا ہے جو مکرم محمد اسماعیل صاحب منگلی درویش کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے ، خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں ۔

خاکسار : (مستری) دین محمد منگلی درویش قادیان ۔

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے ۔ (ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

کوہ نور کٹ پھری سٹورز

نزد عابد سرکل ۔ نظام شاہی روڈ ۔ حیدر آباد دکن

ھُوَالنّاصِر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں !!

الرؤف جیولرز

۱۷ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری ، شمالی ناظم آباد
کراچی ۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جد و جہد سے حاصل کرو"۔ (ملفوظات حضرت مسیح پاک)
(بحوالہ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۵۹)

AHMAD & CO.

268, ARCOT ROAD, MADRAS-24. PHONE NO. 420381.

STOCKIST OF :-
• SHALIMAR PAINTS
• ASIAN PAINTS
• GARWARE PAINTS
AND
• SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN :-
• HARDWARE PIPES AND FITTINGS.
• SANITARY WARES
ECT.

فون نمبر : ۴۹۰۷۸

کوہ نور ویلیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے
دو مشہور ٹریڈ مارک

"DELUX NO. 2 QUALITY" اور "AMBER"

پتہ :- نمبر ۷-۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار ۔ حیدر آباد ۲۳

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھئے :-
"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

(منجانب)

کوہ نور پرنٹنگ پریس

چھتہ بازار ۔ حیدر آباد ۲ (آندھرا پردیش)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA — 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا بروکریز

۸۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM — ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر — HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ائیر بیگ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM ★

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں" (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر" (کشتی نوح)

پیشکش :-

محمد امان اختر، نیاز سلطانہ — پارٹنرز

مِلّین موٹرس

۳۲ - سبنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشادِ نبوی ﷺ

خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِہٖ (ترمذی)

ترجمہ :- تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
یاری پورہ (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی — اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی — سیل اور سروس!

ABCOY LEATHER ARTS,

54/3 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE-560026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں — فون :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۴ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹاربون اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲۷ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

REGD. No. P/GDP-3 PHONE No. 35
THE WEEKLY BADR QADIAN-143516
17th. MARCH 1983 PRICE Rs. 1/25

3247.
Mr. Abdul Hafiz, Teacher,
C/o Mr. Surinder Lal Dogra,
Postmaster,
KARGIL (Via-Leh Ladakh) J&K St...

BANI

ٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

25 YEARS
1956-1981

ESTABLISHED 1956
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE: AUTOMOTIVE

مالکان :۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور